Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

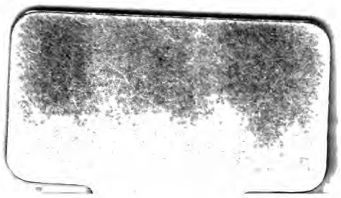

16 B.70.

16B70

INDIAN INSTITUTE

نقشہ الفاظ ترکی و عربی و سنسکرت وغیرہ

فارسی ترکی عربی	پراکرت ہندی	فارسی ترکی عربی	پراکرت ہندی	سنسکرت		سنسکرت	
اذبک	اُجبک	خرچ	کھرچ	مکھکا	مکھی	یک ہو	بہو
باغچہ	بگیچہ	ضعف	جاچہ	ستن	تھن	شیامل	سانولہ
سلفچی	چلمچی	قفلی	کلپھی	کاسٹھ	کاٹھ	گھات	گھاؤ
روش	روس	طقطق	ٹھک ٹھک	کوشٹ	کوٹھا	گھونٹک	گھوڑا
نیب	نیم	متصدی	مسدی	بھانڈ	ہانڈی		
دستخط	دستک	مدد	مدت	اچ	پنچ		
فارغخطی	پھارکھتی	دیوار	دوال	آمر	آنب آم		
افیون	اپھیم	پاسنگ	پسنگا	بدھ	جوجھا		
منبع	بمبا	بیعانہ	بیانہ	اشٹ	آٹھ		
دف	ڈپھ	دایہ	دائی	مستک	ماتھا		
جھنجھنہ	جھنجھ	خریطہ	کھلیہ	کوکل	کویل		
تاب	تاؤ			شیا	سیج		
صحیح	سہی			دُگدھ	دودھ		
گلابہ	گلاوہ			بارو	باول		
وداع	بدا			چنچ	چونچ		
وہم	بہم			مہش	بھیس		

اوزان جمع مع موازین

حمر و سفن فرق فرص و اصدقا حبال
حمار سفینہ فرقہ فرصت صدیق حبل

طلاب و طلب و طلبہ بغاۃ مال
طالب طالب طالب باغی

نسوان و شعرا اہالی شعرا کبھی نصاری
نسا اہل شاعر نصرانی

خلال فلوس اکابر مرضی کبھی سکاری
خلیل فلس اکبر مریض سکر

قروت کبھی اناسی تمسے کہیں رسائل
قروۃ انسان رسالت

ضربی کو اہل اوہی ویسا ہی ایک اول
ضربان کاہل اول

اقالیم او بجارب ہی تماثیل
اقلیم تجربہ تمثیل

قراطیس او مساجد ہی مکائیل
قرطاس مسجد مکیال

ملائک ہی اساتذہ ہی فلافل
ملک استاد فلفل

بلاغن جمع کے اوزان حاصل
بلغن

جمع قلت کی سنو چار ابنیہ
افعل اور افعال فعلت افعلت

اسود سودان غلام
غلمان قتیل قتلی
شہید شہدا
وزیر وزرا
امیر امرا
مفتی مفتیان
صحابی صحابہ
کرسی کراسی
سفینہ سفن
قانون قوانین
سلطان سلاطین
شعر شاعر

اوزان مصدر

فعل و فعِل و فعُل و فعلت و فُعلت فُعول
قتل و فسق و شغل و رحمت حرفت و قدرت دخول

فَعَلت و فعلت فعَل فُعلا فَعَل فعلی و فعول
غلبت و سرقت صغر البشری ہدی ذکری قبول

ہی فعال اور ہی فعال اور ہی فُعال ای خوش خصال
ہی فراغ اور ہی حساب اور ہی سوال اے باکمال

ہی فعالت ہی فعالت ہی فُعالت اے عزیز
ہی قناعت ہی عبادت ہی حرافت کر تمیز

ہی فعیلت ہی فعولت ہی فعیل اور مفعلت
ہی فریفتہ ہی صعوبت ہی بریق اور مشغلت

مفعَل اور فعلان فعلی مفعِل اور مفعِلت
مدخل اور غفران و دعوی مرجع اور محمدت

اور فعلان اور فعِلان اور فعَلان اور فعل
جیسے لیّان جیسے حرمان جیسے حیوان و عمل

اور فعولت فعالیت فعِل اے با ادب
جیسے قیلولت کراہیت کذب اے مہذب

افعال و افتعال و تفعیل انفعال
اکرام و اجتناب و تصدیق اندمال

ہی پھر مفاعلت و تفعّل کبھی فعال
جیسے مصاحبت و تقبّل کبھی قتال

تفاعل اور استفعال کو جان
تعارف اور استعمال پہچان

رکھو یاد ایک اور بھی فعلتہ
مثال اوسکی ترجمہ شعبدہ

جو پوچھو تو باقی کہون مین تفعّل
مثال اوسکی کہتا ہون تنزّل

موزون و موزون بہ مجرد ثلاثی جامد — فَعَلٌ — فَلَسٌ — فَعَلٌ — فَرَسٌ — فِعَلٌ کتف — فِعَلٌ حجر — فِعَلٌ عنب — فِعَلٌ ابل — فُعَلٌ قفل — فُعَلٌ صرد — فُعَلٌ عنق — ثلاثی مزید فیہ — فَعَلَّ جعفر — فُعَلِّل زبرج — فَعَلَّل برثن — فِعَالٌ درہم — فَعَلَّل قمطر — آٹھ حروف خاص زبان عربی کے یہ ہین ث — ح — ص — ض — ط — ظ — ع — ق — ان آٹھ مین سے جو کسی لفظ مین کوئی حرف ہو وہ مخصوص زبان عربی ہے اور فارسی کے چار حروف مخصوص ہین — پ — چ — ژ — گ —

بیان تعلیل

حروف علت (و) (ا) (ی) (جسکا مجموعہ) (وائے) ہی مخالف حرکات اور اجتماع ساکنین وغیرہ سے لفظون مین تعلیل تبدیل ہوتی ہی اور ایک جنس کے دو حرف کے آنے سے ادغام ہوتا ہی طوالت کی نظر سے قاعدے تعلیل کے نہ بیان ہوئے صرف چند الفاظ اصل و تعلیل شدہ ذیل مین لکھے جاتے ہین اور اسکا بیان اصل کتاب مین خوب ہی قاول فایض بقا خالو قارہ مزید مدعو مختیر مختیر تمنو تقاضو تبرو مقوم مبیض اوتحاد اصتبار اضترار اوتعا۔ ازدیاد اطراد اظتلام اذکار۔ مقوول عدد مدد خاصص اعوان استعوان افیاد استعاد التقدیر یا التقدیر اسامو قوام رواض دنو یا مرضو مرموی ایوام برار سے قائل فائض بقاے خالی قاری مزید مدعو مختار تمنی تقاضی تبری مقیم موقن اتحاد اصطبار اضطرار ادعا ازدیاد اطراد اظلام اذکار مقول عدد خاص یا خاص اعانت استعانت التقدیر یا التقدیر اسامی قیام ریاض دینا مرضی مرمی ایام برایا۔ افتعال مین جو (ف) کلمہ (ص) یا (ض) ہو تو (ت) (ط) سے بدل جاتا ہی جیسے اصتبار سے اصطبار یا اضترار سے اضطرار یا اضتراب سے اضطراب۔ (مختار) اسم فاعل و اسم مفعول دونون ہی

اوزان معہ موازین اسم فاعل۔ فاعل۔ قاتل (قتل کرنیوالا)۔ فعل۔ قلب۔ فعول۔ اکول (کھانیوالا)۔ مفعیل۔ منطیق (بولنے والا)۔ فعال۔ نساج۔ فعیل۔ علیم۔ فعل حذر۔ مفعل۔ مجرم (بڑا بھیجنے والا)۔ مفعال۔ مضاف (بڑا ضیافت کرنے والا)۔ فعلہ (جولاہا)۔ ہمزۃ۔ مفاعل۔ مقاتل (جاننے والا)۔ مفعل (ڈرنے والا)۔ مکرم۔ مفتعل۔ محتنب۔ مفعل (باہم قتل کرنے والا)۔ مصرف (پھیرنے والا)۔ مفعلل۔ مترجم۔ منفعل۔ منصرف (پھیرنے والا)۔ مستفعل۔ مستنصر (مدد چاہنے والا)۔ متفاعل (بیزار کرنے والا)۔ متعارف (باہم پہچاننے والا)۔

اسم مفعول

مفعول۔ مقبوض۔ مفتوح۔ مقتول۔ مضروب۔ مجروح۔ فعول۔ قبول۔ حصول بمعنی مقبول و محصول۔ فعیل۔ جریح۔ کریم بمعنی مجروح و مکرم فعلہ۔ ضحکۃ۔ فعل۔ قبض بمعنی مقبوض۔ فعل۔ ذبح بمعنی مذبوح فاعل کاتم بمعنی مکتوم۔

اوزان

اسباب اوٹھایا جن اسم موصول ہمسائے مضاف الیہ کی علامت اضافت
دیانت معطوف علیہ اور حرف عطف امانت معطوف معطوف معطوف علیہ ملکر
مضاف مضاف مضاف الیہ ملکر بحالت ظرفیت پر علامت ظرفیت اعتماد فاعل تھا
فعل لازم صلہ فعل فاعل اور متعلقات ملکر جملہ ہوا۔ اور مضاف الیہ کے
علامت اضافت اعتماد مضاف مضاف مضاف الیہ ملکر بحالت ظرفیت پر
علامت ظرفیت مگر مفعول چھوڑ کر فعل متعدی فعل فاعل مفعول اور متعلقات
ملکر جملہ ہوا اور حرف عطف اپنے کو مفعول خدا مضاف الیہ کے علامت اضافت
حفظ مضاف مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ و حرف عطف امان معطوف
معطوف معطوف علیہ ملکر بحالت ظرفیت مین علامت ظرف سوتے کر فعل معطوف علیہ
فعل اور فاعل اور ظرف ملکر جملہ ہوا سفر مضاف الیہ کا علامت اضافت اسباب
مضاف مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول اوٹھایا فعل متعدی فاعل مقدر فعل
فاعل مفعول ملکر جملہ ہوا +

یہان جبن و نامردی اوسکی ذات مین موجود تھی اور وے تین مذکورہ بالا اُسکی ذات مین موجود
نہ تھین۔ حال وہ اسم ہے کہ جو حالت فاعل یا مفعول خواہ دونون کی تبلاوے اور جسکی
حالت تبلاوے وہ ذوالحال ہے جیسے زید روتا یا پڑھتا خواہ ہنستا آتا تھا۔ زید ذوالحال روتا
و پڑھتا و ہنستا۔ حال۔ حال ذوالحال ملکر فاعل آتا تھا فعل فعل فاعل ملکر جملہ ہوا زید نے
بکر کو کھیلتے دیکھا۔ زید فاعل۔ بکر ذوالحال۔ کھیلتے حال حال ذوالحال۔ ملکر مفعول کو علامت
مفعول دیکھا فعل فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوا بدل کا (۴) قسم بدل الکل بدل البعض
بدل الاشتمال بدل الغلط مبدل منہ اور بدل جو ایک ہی ذات پر دلالت کرین تو بدل الکل ہے
جیسے اُسکا بھائی زید آیا اور اُسکا بھائی مبدل منہ زید بدل بدل و مبدل منہ ملکر فاعل آیا فعل فعل فاعل
ملکر جملہ ہوا۔ زید کا ہاتھ یا زید کا سر یہ بدل البعض ہے اسواسطے کہ ہاتھ و سر زید کے جزو ذات پر دلالت
کرتے ہین نہ کل ذات پر بدل الاشتمال جیسے زید کا انگرکھہ یا قمیص یہ زید کی ذات سے جدا ہین اسلیے اسکو بدل الاشتمال
کہتے ہین بدل الغلط جو بھولے سے زبان سے نکلے جیسے مین بستی کو اعظم گڈھ جاتا ہون یہ بدل الغلط ہے۔

ملکر جملہ ہوا۔ سفر مضاف الیہ کا علامت اضافت ارادہ موصوف کا صفت
موصوف موصوف صفت ملکر صاف مضاف مضاف الیہ مفعول کرکے فعل معطوف علیہ
مین ضمیر فاعل مقدر فعل فاعل ملکر جملہ ہوا۔ درس مضاف الیہ کی علامت
اضافت کتابون مضاف مضاف مضاف الیہ ملکر مضاف الیہ مین یعنی درمیان
مضاف مضاف مضاف الیہ ملکر بحالت مجاورت سے علامت مجاورت جو جو
کتابین جو موصول دوسرا جو تاکید مناسب اور فائدہ مند سمجھی صلہ صلہ
موصول ملکر مفعول لی فعل متعدی مین سنے ضمیر فاعل مقدر فعل فاعل مفعول
اور متعلقات ملکر جملہ ہوا جن ہمسائے کی دیانت اور امانت پر اعتماد تھا
اونکے اعتماد پر گھر چھوڑا اور اپنے کو خدا کے حفظ و امان مین سونپ کر سفر کا

(۲۰) اضافت بالطرف۔ جیسے تخت کا گوشہ مکان کا حاشیہ چادر کا زاویہ (۲۱)
اضافت الطرفین۔ جیسے خط کا روشنیت میز کا تہ و بالا (۲۲) اضافت الوسط جیسے
بیچ کی لکڑی ہر شی کا جوف۔ اقسام مفعول (۴) مفعول بہ۔ مفعول مطلق مفعول فیہ۔
مفعول لہ۔ مفعول بہ صرف متعدی مین کام آتا ہے نہ لازم مین باقی مفاعیل متعدی و
لازم دونون مین کام آتے ہین۔ جیسے زید نے بکر کو مارا یہان بکر مفعول بہ ہے۔ مفعول مطلق
اور اسکا فعل ایک ہی مصدر سے نکلتے ہین یا ایک معنی ہون و لفظ دوسرا جیسے جیسے زید
چال چلا یا مار مارا یا کھیل کھیلا یہان چال مار کھیل مفعول مطلق ہین چلنا مارنا کھیلنا سے
نکلے ہین خواہ زید نے مار دی یعنے دی کے معنی یہان مارنے کے لیے گئے۔ مفعول فیہ کی دو قسم
ہے ایک ظرف زمان دوسرا ظرف مکان جیسے۔ مدرسہ گھر۔ کرسی۔ وغیرہ جو متعلق جگہ سے
ہو وہ ظرف مکان ہے اور جو متعلق وقت کے ہو وہ ظرف زمان ہے۔ جیسے وقت۔ جون۔
ساعت۔ گھڑی۔ تاریخ۔ وغیرہ۔ مفعول لہ کا جسکے سبب فعل کیا جائے چاہے وہ سبب
موجود ہو خواہ حاصل کرنے کے لیے خواہش ہو جیسے زید نے بکر کو پڑھنے کے لیے یا بستی
جانے کے لیے یا کھانے کے واسطے مارا۔ یہان یہ تینون مفعول لہ ہین۔ یا زید جبن و نامردی سے بھاگا

دل گھبراتا تھا۔ دل فاعل۔ گھبراتا تھا فعل لازم استمراری۔ جی مین آیا۔ جی بحالت ظرفیت مین ظرفیت۔ آیا فعل لازم یہ امر فاعل مقدر فعل فاعل اور ظرفیت ملکر جملہ ہوا۔ کہ سفر کرون کہ حرف بیان سفر مفعول کرون فعل متعدی مضارع مین ضمیر فاعل مقدر فعل فاعل مفعول ملکر جملہ ہوا بڑے بڑے عالم اور فاضل کی ملازمت حاصل کرون بڑے تاکید بڑے موکد تاکید موکد ملکر صفت عالم معطوف علیہ اور حرف عطف فاضل معطوف معطوف معطوف علیہ ملکر موصوف موصوف صفت ملکر مضاف الیہ کی علامت اضافت ملازمت مضاف مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول حاصل کرون فعل متعدی مضارع مین ضمیر فاعل مقدر فعل فاعل مفعول ملکر جملہ ہوا۔ غرض سفر کا ارادہ پکا کرکے درس کی کتابون مین سے جو جو کتابین مناسب اور فائدہ مند سمجھی خریدلی غرض فاعل یہ ہے فعل مقدر فعل فاعل

(۸) اضافت قلت جیسے میرا گھر ہندوستان مین ہے فارس کا رہنے والا ہون یا مین عربی ہون (۹) اضافت الشبہ۔ جیسے حمیدہ کا منھ چاند سا ہے گھوڑی کی چال ہوا سی ہے۔ اقبال آسمان آفتاب شوکت ثریا رفعت (۱۰) اضافت خصومت۔ جیسے زید کا ارادہ بگاڑ پر ہے (۱۱) اضافت سببیت بہ تمریض۔ جیسے بیمار ہونے کا سبب وقت بیوقت کا کھانا ہے (۱۲) اضافت تحقیر جیسے زید کی کیا حقیقت ہے یعنی زید بے حقیقتی کی طرف مضاف و منسوب ہے (۱۳) اضافت تعدد۔ جیسے بھائی کا لڑکا دوست کا ہاتھ (۱۴) اضافت تکشیفی جیسے قصبہ بانسی ضلع بستی ہوا اور تراہی جمعہ کا دن (۱۵) اضافت تفسیری۔ جیسے کسم کا رنگ ریشم کا کپڑا سونے کی انگوٹھی۔ (۱۶) اضافت محدودی جیسے زید رستم گھوڑا نقرہ چاقو تیز۔ (۱۷) اضافت العاریہ۔ جیسے سمجھ کا ہاتھ عقل کا پیدا فکر کا سر۔ (۱۸) اضافت نظیفی۔ جیسے گھڑے کا سر کہ جنگل کی گھاس پاندا کے چوگھڑے (۱۹) اضافت قربی۔ جیسے شفقت کا پھول سخاوت کا ٹارہ۔

مفعول نہ ہونگا۔ فعل متعدی۔ ہین۔ ضمیر فاعل مقدر فعل فاعل مفعول ملکر
مفعول اور چین وبے فکری سے مکتب مین پڑھونگا۔ اور حرف عطف۔ چین
معطوف علیہ و حرف عطف۔ بے فکری معطوف معطوف معطوف الیہ ملکر مضاف الیہ
سے بمعنی ساتھ مضاف مضاف مضاف الیہ ملکر حال مکتب حالت ظرفیت مین
مین علامت ظرفیت پڑھونگا فعل متعدی مین ضمیر فاعل مقدر ذوالحال فعل
فاعل اور متعلقات ملکر جملہ ہوا لیکن مفلسی سے اُکتا گیا لیکن حرف استدراک
مفلسی مضاف الیہ سے بمعنی ساتھ مضاف مضاف مضاف الیہ ملکر حال مین ضمیر
فاعل ذوالحال مقدر حال ذوالحال ملکر فاعل اُکتا گیا۔ فعل لازم
فعل فاعل اور متعلقات ملکر جملہ ہوا۔ گھر جی نہ لگتا تھا۔ گھر بحالت ظرفیت
جی فاعل نہ لگتا تھا۔ فعل لازم ماضی استمراری منفی فعل فاعل ملکر جملہ ہوا

(۱۵) تکوین بجانب خدا۔ جیسے کن ہو تو یعنے موجود ہو تو (۱۶) احتقار تم کیا کروگے
چلے جاؤ جو کرنا ہو سو کر لیجیو۔ دور ہو۔ نکل۔ چل۔ (۱۷) تادیب بعض لوگ کا دستور ہے
کہ جب باہم بیٹھکر کھانا کھاتے ہین تو ایک دوسرے کے برتنون سے کھانا نکال کھاتے ہین
اُنسے یہ امر کیا جاوے۔ جیسے تم کھاؤ جو تمھارے آگے ہے۔ اقسام اضافت (۲۲) (۱)
اضافت یقینی جیسے خدا کا واحد ولاشریک ہونا یقیناً برحق ہے۔ ہر مخلوق کا ٹھکانا عدم ہے
سبکو موت کی آنکھین دیکھنا بعث ونشر درست ہے۔ (۲) اضافت ظنی جیسے فاسد خون کا
مصفی شہد ہے۔ سرسام کی دوا تو یہی پاسے شوبہ ہے۔ ہیضہ مرض مہلک ہے (۳) اضافت
توہم جیسے شاید یہ شخص اوسکی جان کا گھاتک ہے۔ خواہ یہ ابر کا ٹکڑا ایمان برسے یا نہ برسے
(۴) اضافت تغلیب۔ جیسے میرا گھر۔ میرا گانون علی ہذا (۵) اضافت
نسب۔ جیسے میرا بیٹا۔ میرا باپ۔ میرا دادا۔ علی ہذا (۶) اضافت الاعانت
جیسے زید کا مونس اُسکا مددگار۔ میرا رفیق۔ (۷) اضافت فی نفسہ جیسے میری جان۔
میرا کلیجہ۔ میرا ہاتھ پانون یعنے متکلم اپنی ہر طرف منسوب کرے۔

مضاف الیہ ملکر فاعل ہوتا ہی فعل مضد فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوا - دوستو مین نے
پہلے پڑھنے کی نعمتین اور فائدے دیکھکر اپنے دل مین عہد کیا تھا اے حرف ندا
قائم مقام فعل - دوستو منادی - مین ضمیر فاعل نے علامت فاعل پہلے صفت
پڑھنے موصوف صفت موصوف ملکر مضاف الیہ کی علامت اضافت نعمتین
معطوف علیہ اور حرف عطف فائدے معطوف معطوف معطوف الیہ ملکر مضاف
مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ دیکھکر فعل معطوف علیہ فعل فاعل مفعول
ملکر جملہ ہوا اپنے مضاف الیہ دل مضاف مضاف مضاف الیہ ملکر حالت ظرفیت
مین - مین علامت ظرفیت - عہد مفعول - کیا تھا - فعل متعدی معطوف بجانب دیکھکر
فعل فاعل اور مفعول و ظرف ملکر جملہ ہوا - کہ پھر کبھی کھیل کا نام نہ لونگا کہ حرف
بیانیہ پھر حالت ظرفیت مین - کبھی حرف تاکید نفی کھیل کا نام ترکیب اضافی

(۵) تسخیر وہ امر ہی کہ جسکے انجام مین مامور عاجز ہو - جیسے آفتاب کا جوڑا لیانے اس آفتاب
کے سوا دوسرا آفتاب لاؤ (۶) تسخیر ایک ہیئت دوسری ہیئت مین جانے کے لیے امر کرنا جیسے
عالم صوریہ سے عالم برزخ مین جانا (۷) امتنان وہ امر ہی کہ ایک قوم سے بطور احسان امر
کیا جاوے جیسے تم اس چیز پر قناعت کرو جو تمھین خدا نے دیا ہی (۸) ارشاد وہ ہی کہ ایک قوم
سے امر کیا جاوے جیسے تم مین سے وہ گواہی دے جو عادل ہو (۹) اباحت وہ ہی کہ جسکے
تھوڑے سے کرنے کے واسطے امر کیا جائے اور کچھ قباحت نہو جیسے تفریح طبع کے لیے طلبہ
سے امر کیا جاوے - کہ اے لڑکو جب تم مدرسہ سے چھٹی پاؤ دل خوش کرنے و جی بہلانے
کے لیے ایک ساعت جائز کھیل کھیلا بھی کرو - (۱۰) اکرام شخص واحد سے تعظیماً امر کیا جاوے
جیسے بلا تکلف آئیے کرم کیجیے جلوس فرمائیے - (۱۱) اہانت جاہل سے امر کیا جائے جیسے
اے نادان اب تو اپنی غفلت اور سستی کا مزہ چکھ جو تو طفلی مین طالب علمون سے تحصیل علوم کی
مشقت کی مذمت کیا کرتا تھا - (۱۲) تسویہ کسی شی کے ہونے نہونے پر امر کیا جائے
جیسے صبر کرو یا نہ صبر کرو خواہ اب جاؤ یا نہ جاؤ (۱۳) دعا اے خدا مجھے بخش دے اے خدا
شرکت کی بو میرے دل سے نکالکر موحد بنا کر دے - (۱۴) تمنے اے لوگین ڈوبتا ہون مجھکو نکالو

جملہ اسمیہ ہوا - زید مدرسہ مین بیٹھا ہے - زید - فاعل - مدرسہ - بحالت ظرفیت - مین - علامت ظرفیت - بیٹھا ہے - فعل لازم فعل فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا - زید عالم ہے - زید مبتدا - عالم خبر ہے - ربط مبتدا و خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا - زید نے بکر کو ہنستے ہنستے مارا - زید - ذوالحال - ہنستے ہنستے - حال حال ذوالحال ملکر فاعل - بکر - مفعول بہ کو علامت مفعول - مارا - فعل متعدی فعل فاعل اور مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوا - بسم اللہ الرحمن الرحیم (ب) حرف جار - اسم مضاف - اللہ - موصوف رحمن - صفت اول رحیم - صفت ثانی موصوف دونون صفت سے ملکر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور ہوا جار کا جار مجرور ملکر متعلق ہوا - ابتدؤ - مقدر کا - ابتدا - فعل فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا - زید کے دوسرے بیٹے کا بیان - زید مضاف الیہ کے علامت اضافت دوسرے صفت - بیٹے - موصوف صفت موصوف ملکر مضاف مضاف مضاف الیہ ملکر مضاف الیہ کے علامت اضافت - بیان مضاف مضاف

اقسام اوامر (۱۷) ہین وجوب - ندب - تہدید - ابلاغ معہ تخویف - تعجیز - تسخیر - ارشاد - امتنان - اباحت - اکرام - اہانت - تسویہ - دعا - تمنا - احتقار - تکوین - تادیب

(۱) وجوب وہ امر ہے کہ جسکے ترک سے آمر کی جانب سے مامور کو سخت سزا دی جاوے جیسے حکم خدا مجھسے ڈرو شرک مت کرو - میری ہی عبادت کرو - یا بادشاہ کا حکم جیسے میری اطاعت کرو - ظلم مت کرو - امانت مین خیانت نکر - (۲) ندب - وہ امر ہے کہ جو آمر کسی مامور کو طلب اصلاح مین امر کرے - جیسے انتظام کرو جو تمہارے نزدیک بہتر ہو - (۳) تہدید - جو ڈرانے کے لیے امر کیا جاوے - جیسے بھلا کھیلو اوستادجی سے کہہ دونگا - یا اچھا رشوت لو ثبوت کے وقت قید کیے جاؤگے - (۴) ابلاغ معہ تخویف یہ وہ امر ہے جو کسی مجرم سے امر کیا جاوے - جیسے تم اپنے کیے ہوئے جرم کا پھل کھاؤ ۱۲ -

کی حالت مین لاتے ہین

ترکیب

زید نے خالد کو بڑی مار مارا (ترکیب) زید بحالت فاعلیت (نے) علامت فاعلیت خالد مفعول بہ کو علامت مفعول بہ۔ بڑی صفت۔ مار موصوف موصوف صفت ملکر مفعول مطلق۔ مارا فعل متعدی۔ فعل فاعل و مفعول بہ مفعول مطلق ملکر جملہ ہوا۔ زید نے چاقو سے قلم بنایا۔ زید۔ بحالت فاعلیت۔ نے۔ علامت فاعل چاقو۔ بحالت استعانت سے۔ علامت استعانت۔ قلم۔ مفعول بہ بنایا فعل متعدی فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ ہوا۔ زید پچاس روپیہ بکر کے لیے لایا۔ زید۔ بحالت فاعلیت۔ پچاس۔ ترکیب تعدی تمیز صفت۔ روپیہ۔ ممیز موصوف تمیز ممیز ملکر مفعول۔ بکر۔ بحالت انتفاعیت۔ کے لیے۔ علامت انتفاعیت۔ لایا۔ فعل متعدی۔ فعل فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ ہوا۔ بانسی سے بستی تک سڑک گئی ہے بانسی۔ بحالت ابتدائیت۔ سے۔ علامت ابتدائیت۔ بستی۔ بحالت انتہائیت تک علامت انتہائیت۔ سڑک۔ فاعل۔ گئی ہے۔ فعل لازم فعل فاعل اور متعلقات ملکر جملہ ہوا۔ زید کا گھوڑا تیز ہے۔ زید مضاف الیہ۔ کا۔ علامت اضافت گھوڑا مضاف مضاف و مضاف الیہ ملکر موصوف مبتدا۔ تیز صفت خبر ہے۔ ربط مبتدا خبر ملکر

اقسام صفت (۴) (۱) جو صفت موصوف کی ذات مین موجود ہو اور غیر کی طرف اضافت کی مقتضی نہو تو اوسے صفت غیر مقتضی الاضافت کہتے ہین جیسے سفید و سیاہ (۲) جو صفت غیر کی طرف اضافت کی مقتضی ہو اور ذات موصوف مین نہو تو اوسے مقتضی الاضافت الی الغیر کہتے ہین جیسے دائین و بائین (۳) جو صفت ذات موصوف ہو اور مقتضی الاضافت بھی ہو اور مضاف الیہ کے تغیر سے متغیر نہو تو اوسے غیر متغیر الصفت کہتے ہین جیسے قدرت کہ قادر کی ذات مین موجود ہے اور قادر ایک جسم معین کی تحریک پر قدرت رکھتا ہے اگر وہ جسم معین معدم ہو جاوے تو قادر کی قدرت معدوم نہین ہو سکتی (۴) جو صفت ذات موصوف مین موجود اور مقتضی الاضافت بھی ہو اور مضاف الیہ کے تغیر سے متغیر ہو تو اوسے متغیر الصفت کہتے ہین جیسے زید عالم ہے جبتک شی معلوم کی صفت مین زید موصوف ہے تو شی معلوم کے عدم سے صفت معلومیت کی بھی

اوسکی ذات سے جدا نہو سکے گی

س - جملہ مین فاعل کا مفعول بہ پر مقدم ہونا و فعل کا جملہ کے آخر مین آنا کب جائز و واجب اور فصیح ہی -

ج - جب فاعل و مفعول بہ مین تمیز ہو تب فاعل کا مقدم ہونا مفعول بہ پر جائز ہی[1] ورنہ واجب ہی[2] اور جملہ کے آخر مین فعل کا آنا بہر حال فصیح ہی -

س - فاعل اور مفعول کی علامت جب مقدر ہون تو انکی کیا شناخت ہی -

ج - اس حالت مین تو شناخت مشکل ہی پر جو کون یا کسنے کے جواب مین بولا جائیگا وہ ہمیشہ فاعل[3] ہوگا اور جو کیا یا کسکو کے جواب مین کہا جائیگا وہ مفعول ہوگا

س - بتوسل حرف عطف ایک فعل کے کئی فاعل ہو سکتے ہین -

ج - ہان[4] -

س - کیا مرکب غیر مفید فاعل و مفعول کے مثل مفرد ہو سکتا ہی -

ج - ہان[5] -

س - فعل مجہول کا فاعل معلوم ہوتا ہی یا نہین -

ج - نہین مفعول کو فاعل کی جگہ گنتے[6] ہین اور اگر فاعل بھی ہو تو استعانت

---

[1] بیان جائز جیسے زید نے بکر کو مارا ہی یا روٹی کھایا ہی بیان مفعول کی علامت موجود ہی اور روٹی مفعول کی علامت نہین مگر روٹی ایسی مفعول ظاہرا ایک چیز ہی کہ جسکو زید کھا سکتا ہی اور زید کو وہ نہین کھا سکتی ہی اسلیے جائز ہی ۱۲ [2] جیسے بھیڑیا - کتا کھاتا ہی یہان کوئی علامت نہین کہ فاعل اور مفعول مین تمیز ہو کیونکہ زعم کیا جاتا ہی کہ بھیڑیا کتے کو اور کتا بھیڑیے کو کھا سکتا ہی لہذا ایسے مقام پر فاعل کا مفعول پر مقدم رہنا واجب ہی ۱۲ [3] جیسے شیر گاو کھاتا ہی اس جملہ مین اگر پوچھو گے کون کھاتا ہی جواب ملیگا کہ شیر اور جب پوچھو گے کیا کھاتا ہی یا کسکو جواب ملیگا گاو پس شیر فاعل اور گاو مفعول [4] جیسے بھیڑیے شیر اور بیل یا زید اور خالد آئے یا کتے نکلے اور چھپے [5] جیسے کتے کا بچہ دوڑا اور کتے کے بچہ کو مارا [6] جیسے روٹی کھائی گئی - خط لکھا گیا - کھائی گئی اور لکھا گیا فعل مجہول اور روٹی و خط مفعول قائم مقام فاعل دونون ملکر جملہ ہوا ۱۲ -

س - جملۂ اسمیہ و فعلیہ کس سے بنتے ہین -

ج - جملہ اسمیہ[1] اسم اسم سے یعنی مبتدا و خبر سے بنتا ہی اور فعلیہ[2] اسم و فعل سے -

س - (ہی) اور (است) کس بات کا فائدہ دیتے ہین -

ج - ربط کا -

س - (ہی) اور (است) کیا فعل ہین -

ج - فعل تو نہین ہین مگر فعل کے معنی دیتے ہین -

س - (ہی) اور (است) کے معنون مین آتے ہین کون کون -

ج - (دونو) جملہ اسمیہ مین ربط[3] کے معنی دیتے ہین اور فعلیہ مین ماضی قریب[4] کے -

س - ہست کو ہستن کا مشتق[5] کیون نہ مانا -

ج - اسلیے کہ بعد دور کرنے علامت مصدر کے ماضی مطلق بنتا ہی اور یہ ربط یا ماضی قریب کا فائدہ دیتے ہین -

---

[1] جیسے زید نے بکر کو تلوار سے مارا ہی یہان زید فاعل نے علامت فاعل بکر مفعول بہ کو علامت مفعول تلوار سے بحالت استعانت متعلق فعل فاعل و مفعول و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا [2] الٰہی بخش جمعدار اپنے گھر مین دانا ہی - الٰہی بخش موصوف جمعدار صفت موصوف صفت ملکر مبتدا اپنے مضاف الیہ گھر مضاف مضاف مضاف الیہ ملکر ظرف مکان مین علامت ظرفیت (در) یہ متعلق ہی دانا خبر مبتدا و خبر متعلق ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا [3] جیسے زید عالم ہی یہان جملہ اسمیہ مین ہی نے ربط کا معنی دیا ۱۲ [4] زید آیا ہی یہان ہی نے معنی ماضی قریب کا دیا - بیان انشائیہ اسکی نو قسم ہین [5] امر جا کھا [6] نہی - مت جا - مت کھا - [7] ندا - اے بھائیو - اے لوگو - [8] (استفہام) کیا تمھین زید نے کھلایا ہی - [9] تمنا - کاش کل زید جاتا [10] قسم - قسم خدا کی مین لکھ دونگا [11] غرض تو نے اسکا کہا کیون نہ مانا جو کل کو اچھا ہوتا [12] تعجب یہ کپڑا کیا ہی غضب دار ہی [13] عقود اوسنے تیرے ہاتھ کپڑا بیچا - +

س۔ مرکب امتزاجی وغیر امتزاجی کی کی قسم کون کون۔

ج۔ (چھ) مرکب اضافی[1]۔ توصیفی[2]۔ عطفی[3]۔ یا عددی[4]۔ حرفی[5]۔ تشبیہی[6]۔

س۔ معناً مرکب اضافی کی کی قسم کون کون۔

ج۔ چار۔ تخصیصی[7]۔ تملیکی[8]۔ بیانی[9]۔ ظرفی[10]۔

س۔ اس چار کی علامت کی کون کون۔

ج۔ نو۔ (کا[11]) (کے) (کی) (را) (رے) (ری) (نا) (نے) (نی)

س۔ جملون مین کی کون کون کلمون کا ہونا ضرور ہی۔

ج۔ دو۔ فعل[12] اور فاعل یا مبتدا[13] و خبر اور جو ایک ہی کلمہ ہوتا ہی تو فاعل مقدر[14] سمجھا جاتا ہی اور حرفون کی گنتی نہین۔

س۔ فعل فاعل کے سوا جملہ مین جو کچھ ہونگے وہ کیا ہونگے اور کیا ہوتے ہین۔

ج۔ مفعول ہونگے یا متعلقات اور متعلقات ہمیشہ فعل کے متعلق ہوا کرتے ہین۔

س۔ جملہ کی کی قسم کون کون۔

ج۔ (دو) اسمیہ۔ و فعلیہ۔

---

[1] جیسے دہنیڈی یعنی دہی کی ہانڈی [2] جیسے دانا آدمی وغیرہ [3] جیسے پچیس یعنی پانچ اور بیس وغیرہ [4] جیسے چھبیس یعنی چھ اور بیس عطفی و عددی ایک ہی چیز ہی تغائر لفظ ہی [5] جیسے ناواقف۔ نادان [6] جیسے ماہرو ماہ جبین [7] جیسے زید کا دوست۔ بکر کا میت۔ موہن کا آشنا [8] جیسے زید کا مکان۔ موہن کا گھوڑا [9] جیسے سونیکی انگوٹھی۔ چاندی کا حقہ [10] دریا کا پانی۔ گھڑے کا گھی [11] جیسے زید کا مکان۔ زید کے گھوڑے زید کی ٹوپی میرا دوست میرے گھوڑے میری گھوڑی۔ اپنا گھر۔ اپنے بھائی اپنی ٹوپی [12] جیسے زید آیا ہی۔ بکر نے مارا ہی۔ خالد نے کھایا ہی سوہن گیا ہی۔ موہن چھپتا ہی [13] جیسے زید عالم ہی بکر جاہل ہی خالد کامل ہی۔ موہن نیک ہی سوہن اچھا ہی۔ روہن بد ہی۔ [14] جیسے جا یعنی تو جا۔ کھا یعنی تو کھا۔ جائے یعنی وہ جائے جائیگا یعنی وہ یا تو جائیگا۔ آیا ہی یعنی وہ یا تو آیا ہی۔ کھایا ہی یعنی تو نے یا اُسنے کھایا ہی کھو یعنی تم لکھو۔ یہان تو اور وہ اور اُسنے یا تو نے یا تم فاعل مقدر ہین یا ہائے باپ یعنی باپ کیواسطے روتا ہون یا تخویف کیواسطے کہتے جیسے سانپ سانپ یا شیر شیر یعنی سانپ یا شیر ہے بچو یا بچاؤ یا دیکھو ۱۲

ج - (دو) مفید[1] اور غیر مفید[2] (اُپیوگی) (اُنپیوگی)

س - مرکب مفید و غیر مفید کسے کہتے ہین -

ج - مرکب مفید پوری بات کو کہتے ہین یعنی جسکے سننے سے سامع کو سکوت تامہ حاصل ہو اور کچھ سننے کا محتاج نرہے اور اسکے برعکس یعنی پوری بات نہو تو غیر مفید اور غیر مفید جملہ کا جز ہوتا ہے -

س - مرکب مفید کو اور بھی کچھ کہتے ہین -

ج - ہان جملہ اور کلام و مرکب تام اور زاید سخن بھی -

س - مرکب غیر مفید کی کتنی قسم کون کون -

ج - (دو) امتزاجی و غیر امتزاجی (مشترت سمت) (امشترت اسمت)

س - امتزاجی اور غیر امتزاجی مین کیا فرق ہے -

ج - دو خواہ زیادہ لفظ ملکر بعد حذف علامت یا حرف عطف کے بشکل مفرد ہوجاوے وہ امتزاجی[3] ہے اور غیر امتزاجی[4] اسکے برعکس وہ اپنے ترکیب کے ساتھ لفظونکی علیحدہ گی چاہے -

---

[1] جیسے زید کا باپ - نماز پڑھتا ہے اس جملہ سے سامع کو صاف معلوم ہوا کہ قائل زید کے باپ کے نماز پڑھنے کی خبر دیتا ہے اگر قائل صرف اسیقدر کہتا کہ زید کا باپ تو سننے والے کو کچھ خبر معلوم نہوتی کہ زید کا باپ نماز پڑھتا ہے یا جیتا یا مرتا یا کیا کرتا ہے جب یہ کہا کہ نماز پڑھتا ہے تو سنتے ہی سامع کو نماز پڑھنے کی خبر ملگئی دوسری بات کا محتاج نرہا ۱۲ [2] جیسے زید کا باپ - اسکا بھائی میرا مکان - روہن کی کتاب - اچھا گھوڑا - انمین کوئی خبر یا خواہش معلوم نہوئی کہ قائل کس بات کی خبر دیتا ہے یا کچھ خواہش رکھتا ہے [3] جیسے دہیانڈی یعنی دہی کی ہانڈی - یا شمشیر - یعنی شم بمعنی ناخن شیر بمعنی جانور درندہ جسکو باگھ کہتے ہین یا دینا اصل مین دنو یا دنو بمعنی قریب یا بمعنی زن سرکش یا خدا یعنی خود آ بمعنی آپ آنے والا یعنی نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ کسی کا بیٹا ہے یہ چارون لفظ مرکب بشکل مفرد ہین ۱۲ [4] جیسے نادان - فیض آباد - تاج گنج - سکندر نامہ بوستان ۱۲ -

س - فارسی ہندی مین بغرض اظہار محبت اور حقارت و تصغیر کے لیے حروف آتے ہین -

ج - فارسی مین ذی روح کے لیے (ک) اور غیر ذی روح کے لیے (چہ) ہندی مین (آ) (وا) (ری) اور کبھی (ا) یا (ہ) آخر مین ہوتی ہے مذکر کا مؤنث بنا لیتے ہین (ایک) دونون کے لیے مستعمل ہے -

س - (س) (ک) (در) کس لیے آتے ہین -

ج - (س) اچھے کے لیے (ک) و (در) برے کے واسطے -

س - حروف اصوات کسے کہتے ہین -

ج - جنسے جانورون کو بلاوین یا کسی کی آواز نقل کرین -

س - تاریخ کس حساب سے نکالتے ہین -

ج - بحساب ابجد یعنی ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ -

س - کیا فارسی عربی کے حروف بھی اکثر کام مین آتے ہین اور کسکے ساتھ -

ج - ہان فارسی فارسی کے ساتھ عربی عربی کے ساتھ -

نحو

س - مرکب کی کے قسم کون کون -

ج - جیسے مردک یعنی مرد حقیر - طفلک یعنی طفل خورد - بالک یعنی چھوٹا لڑکا جیسے باغچہ صندوقچہ یعنی خورد باغ و صندوق گھوڑیا - بچھڑیا - جیسے مردوا جیسے پلنگڑی جیسے گولا سے گولی جیسے پیالہ سے پیالی جیسے ایک آدمی یا کوئی چیز یعنی کوئی آدمی یا کوئی چیز جیسے کوڈول کو ڈول جیسے تو تو جیسے ٹن ٹن - طقطق جیسے ا - ب - ج - د - ہ - و - ز - ح - ط - ی - ک - ل - م - ن - س - ع - ف - ص - ق - ر - ش - ت - ث - خ - ذ - ض - ظ - غ -

س۔ یائے معروف کس بات کا فائدہ دیتی ہے۔

ج۔ کبھی مصدر کے آخر مین لیاقت کے معنی دیتی ہے اور اسم کے آخر مین معنی نسبت بھی ظاہر کرتی ہے اور جو اسم صفت ہو تو حاصل مصدر بھی بنا لیتی ہے۔

س۔ فارسی مین نسبت کے لیے کی کون کون حروف آتے ہین۔

ج۔ چار۔ (ین[1]) (مینہ[2]) (ہ[3]) (انہ[4])

س۔ کی کون کون حروف اسم کے آخر مین آتے ہین اسم کو اسم فاعل بنا دیتے ہین۔

ج۔ دس۔ (والا[5]) (ی[6]) (یا[7]) (یت[8]) (یل[9]) (یلا[10]) (یلا[11]) (چی[12]) (ار[13]) (یرا[14]) فارسی مین (گر[15]) (گار[16]) (کار[17]) (مند[18]) (مندہ[19]) (ور[20]) (وار[21]) (یار[22]) (ناک[23]) (گین[24]) (بان[25]) (سار[26]) سار کبھی معنی تشبیہ کے بھی دیتا ہے۔

س۔ اسمار عددی کے آخر مین آنے سے کون حرف معنی وصفی پیدا کرتا ہے۔

ج۔ (وان[27]) مگر پہلا۔ دوسرا۔ تیسرا۔ چوتھا۔ چھٹا۔ اس سے مستثنےٰ ہے۔

س۔ فارسی ہندی مین کون سے حروف ہین کہ اسم کے آخر مین آنے سے معنی ظرفی پیدا کرتے ہین۔

ج۔ (خانہ[28]) (وان[29]) (گاہ) (زار) (سار) (ستان) (دشن) (لاخ) ہندی مین (استھان[30]) (شالا) (سال) (الی) (آل) (واری) (واڑی)

[1] جیسے خوردنی۔ نازنینی۔ [2] جیسے روغنی۔ گلابی یعنی منسوب بہ روغن و گلاب [3] جیسے خرابی سے خرابی نیک سے نیکی [4] جیسے نمکین سنگین زرین [5] جیسے پشمینہ [6] جیسے یکسالہ سہ سالہ چار سالہ [7] جیسے ماہانہ [8] جیسے روتی والا دہی والا مچھلی والا [9] جیسے لالچی۔ لوبھی [10] جیسے دکھیا سکھیا۔ [11] جیسے ڈھیلٹ پھنیت۔ پھکیت [12] جیسے گھائل سائل [13] جیسے رنگیلا چھبیلا [14] جیسے نیلا۔ پیلا۔ [15] جیسے مشعلچی سیلابچی [16] جیسے لہار۔ کوہار [17] جیسے سپیرا [18] جیسے زرگر۔ آہن گر۔ گل گر [19] جیسے خدمتگار کامگار [20] جیسے پیشکار کشتکار [21] جیسے دولتمند۔ سودمند۔ بہرہ مند [22] جیسے شرمندہ [23] جیسے ہنرور پیلور [24] جیسے امیدوار [25] جیسے ہوشیار [26] جیسے خوفناک۔ دردناک [27] جیسے غمگین [28] مہربان [29] شرمسار [30] جیسے پانچوان ساتوان۔ نوان [31] جیسے کتبخانہ فیلخانہ [32] قلمدان نقدان [33] خوابگاہ۔ آرامگاہ۔ گلزار۔ کارزار۔ کوہسار نمکسار

(رے[۱]) (ہو[۲]) (ہوت[۳]) (ا[۴]) (ہے[۵]) یہ پکارنے کے لیے آتے ہین ۔

س ۔ حروف ندبہ کے کون کون اور کہان مستعمل ہوتے ہین ۔

ج ۔ سات ۔ (ہائے[۶]) (ہائے رے[۷]) (آہ[۸]) (آہ[۹]) (وائے[۱۰]) (واہ[۱۱]) (واہ رے[۱۲])
یہ سات حروف افسوس اور حسرت کے مقام مین بولے جاتے ہین ۔

س ۔ حروف تعجب کے کون کون ۔

ج ۔ تین ۔ (اہا[۱۳]) (اوہو[۱۴]) (واہ واہ[۱۵])

س ۔ اسمون کے نفی کے لیے کے حروف کون کون ۔

ج ۔ دس ۔ (نا[۱۶]) (بے[۱۷]) (غیر[۱۸]) (لا[۱۹]) (ن[۲۰]) (آ[۲۱]) (آن[۲۲]) (نہر[۲۳]) (بن[۲۴]) (بنا[۲۵])
انمین اول کے تین فارسی اور چوتھا عربی ہے ۔

س ۔ کے کون کون حروف مکرر لفظون کے درمیان آنے سے فائدہ کثرت اور
عطف کا دیتے ہین اور اکثر زائد بھی مفہوم ہوتے ہین ۔

ج ۔ چار ۔ (را[۲۶]) (دن[۲۷]) (ب[۲۸]) (نہ[۲۹]) اور (ا[۳۰]) بعض وقت فارسی مین دے
اور (تک) کے معنی دیتا ہے اور بعض وقت ہندی مین (آپس[۳۱]) کے معنی دیتا ہے ۔

---

[۱] جیسے کاورے [۲] جیسے ہو جواہر [۳] جیسے ہوت مشفقا ہوت لڑکے [۴] جیسے آزید ۔ آبکر یعنی اے
زید ۔ اے بکر [۵] جیسے ہے زید ہے بکر [۶] جیسے ہائے راجا ۔ ہائے لال ہائے بابو [۷] جیسے ہائے رے باپ
ہائے رے دادا [۸] جیسے آہ وہ کہان چلا گیا ۔ آہ وہ کیا ہوا [۹] جیسے آہ میری جان [۱۰] جیسے وائے نصیب وائے
قسمت [۱۱] واہ خوب دوادی [۱۲] جیسے واہ رے بھاگ واہ ری قسمت واہ رے طالع [۱۳] جیسے اہا یہان تو
بڑا چین ہے آہا مین سمجھ گیا [۱۴] جیسے اوہو یہ تو شیر ہے یا روباہ ہے یا کرگس ہے [۱۵] واہ واہ آپ نے تو بڑا کام کیا
یا واہ واہ آپ نے تو سنبھال لیا [۱۶] جیسے نادان ناواقف ناسمجھ ناآزمودہ کار [۱۷] جیسے بے باپ
بیوقوف بے بوجھ [۱۸] جیسے غیر واجب غیر محل غیر دانستگی [۱۹] جیسے لاوارث لازوال لاکلام [۲۰] جیسے
بڑ نہ بولا [۲۱] جیسے آل [۲۲] جیسے انجان انچھن انمیر [۲۳] جیسے نردوکھ نردکی [۲۴] جیسے بن باپ
بن بولے بن سمجھے [۲۵] جیسے بنا بلائے بنا کہے [۲۶] جیسے لبالب شبانشب [۲۷] جیسے باتون بات [۲۸] جیسے
جا بجا [۲۹] جیسے کچھ نہ کچھ [۳۰] جیسے سراپا یعنی سر سے پیر تک [۳۱] جیسے دیکھا دیکھی یعنی آپس کی ۱۲

س۔ ہمرہی اور اتفاق کے لیے کون کون حروف مستعمل ہوتے ہین۔

ج۔ (ساتھ[1]) (سمیت[2])

س۔ حروف ایجاب کے کہ ہین کون کون۔

ج۔ (چھہ) ہان[3]۔ جی[4]۔ اچھا[5]۔ ہون[6]۔ بہت خوب[7]۔ لیکن ہون تحقیر کے ساتھ مستعمل ہوتا ہی۔

س۔ تاکید اثبات اور کبھی نفی کے لیے کون کلمہ آتا ہی۔

ج۔ البتہ[8]۔

س۔ تاکید نفی کے لیے کون کون کلمہ آتے ہین۔

ج۔ (ہرگز[9]) (کبھی[10])

س۔ حصر و خصوصیت کا کون کلمہ فائدہ دیتا ہی۔

ج۔ ہی[11]۔

س۔ زجر و توبیخ و نیز اظہار نفرت و حقارت کے لیے کون کون کلمہ آتے ہین۔

ج۔ (ہین[12]) زجر و توبیخ کے واسطے اور (چھی[13]) اظہار نفرت و حقارت کے لیے۔

س۔ حروف ندا کے کہ کون کون اور انکی کیا تعریف۔

ج۔ تیرہ[14] (ای[15]) (ای) (او[16]) (یا[17]) (اجی[18]) (ارے[19]) (اوری[20]) (ابے[21])

---

[1] جیسے زید کے ساتھ آیا۔ زید کے ساتھ گیا یار ہا [2] جیسے وہ ہم درد اوس سمیت جل گیا۔ وہ چیز اس سمیت کھو گئی۔

[3] جیسے نماز پڑھا۔ (ہان) [4] جیسے زید آیا (جی) [5] جیسے بازار جانا۔ (اچھا) [6] جیسے آپ مجھسے ناراض ہین (ہون)

[7] جیسے بازار سی کاغذ لیتے آئیو۔ (بہت خوب) [8] جیسے آج جاؤنگے۔ البتہ جاؤنگا یا البتہ نہ جاؤنگا [9] جیسے آج تم روپیہ دوگے

ہرگز نہ دونگا [10] جیسے تم جاؤگے۔ کبھی نہین یعنی ہرگز نہ جاؤنگا [11] جیسے زید ہی کھاوے یعنی زید کے سوا

دوسرا نہ کھاوے یا زید ہی آوے۔ یعنی زید کے سوا اور کوئی نہ آوے [12] جیسے ہمین ایسا سمجھتے ہو [13] جیسے

چھی ایسی خراب بات بولتے ہو [14] جیسے اے عبد العزیز اے خلیل اے آیت اللہ [15] جیسے اے لڑکے۔

[16] او مچھلی والے۔ او گھوڑے والے [17] جیسے یا اللہ یا خدا یا حق یا صمد یا احد [18] جیسے اجی میان اجی

لڑکے [19] جیسے ارے زید ارے لوگو [20] جیسے اوری بکرا اوری خالد [21] جیسے ابے لڑکے ابے یار ابے چار (ابے)

کبھی بحث کے لیے اور کبھی حقارت کے لیے بولتے ہین ۱۲

س - اگر - کس معنی کا فائدہ دیتا ہی -
ج شرط کے معنی کا فائدہ دیتا ہی -
س - اگرچہ - کس معنی مین آتا ہی -
ج - باوجود کے -
س - تفسیر کے کون کون کلمہ ہین -
ج - (دو) یعنی اور اعنی -
س - حروف تشبیہ کے کون کون -
ج - (گویا) (سا) (سی) (سے) اور فارسی - (آنہ)
س - مفاجات کے لیے کون کون حروف مستعمل ہین -
ج - (اچانک) (یکایک) (ناگاہ)
س - (آیا) فارسی ہی یہ اردو مین کسکی جگہ مستعمل ہوتا ہی -
ج - (کیا) کی جگہ استعمال کیا جاتا ہی - کس سوال کے وقت ۱۲
س - این بھی سوال کے لیے آتا ہی -
ج - جی -
س - اظہار تمنا کے لیے کون سا حرف بولا جاتا ہی -
ج - کاش -

لہ جیسے اگر زید آئیگا تو پچاس روپیہ پائیگا یا اگر تو زہر کھائیگا مر جائیگا - اگر تو شرک کریگا تو عذاب دوزخ مین گرفتار ہوگا - اگر وہ ایمان لاویگا جنت پاویگا ۱۲ ۲ جیسے اگرچہ - یعنی باوجودکہ تاکید ہوئی پر نہ مانا ۱۲ ۳ جیسے اسکا چچا - یعنی زید - سب سے بڑا جانور ۴ اعنی ہاتھی - پراگ اعنی الہ آباد ۱۲ ۵ جیسے زید گویا شیر ہی ۱۲ ۶ جیسے اسکا منہ چاند سا ہی ۷ جیسے زید کی بی بی حور سی ہی ۸ جیسے وے موٹے ہاتھی سے ہین ۱۲ ۹ جیسے مردانہ مریدانہ - خادمانہ ۱۰ جیسے خدا سے ڈرتے رہو - موت اچانک آجاتی ہی ۱۱ جیسے تو - کرتے رہو موت یکایک پکڑ لیگی ۱۲ جیسے بات کرتے ہی رہے ناگاہ شیر آپہونچا ۱۲ ۱۳ جیسے آیا یعنی کیا وہ جائیگا ۱۲ ۱۴ جیسے این نہ آویگا ۱۲ ۱۵ جیسے کاش مین جاتا - یا کاش وہ آتا ۱۲ -

س - حروف عطف کے کثیر الاستعمال کی ہین کون کون اور انکی کیا تعریف -

ج - (تین) (و) (اور) (بھی) اور یہ جن دو اسمون یا دو جملون کے درمیان آتے ہین انھین ایک حکم اور حالت مین کر دیتے ہین -

س - حرف عطف کیا کبھی ساتھ کے معنی بھی دیتا ہی -

ج - ہان -

س (بل) یا (بلکہ) کہان مستعمل ہوتے ہین - (اوبرک اوبرن)

ج - جہان کچھ ترقی یا تنزل معطوف مین معطوف علیہ کے نسبت معلوم ہو ہندی ہین -

س - حروف تردید کے کی ہین کون کون - اور کیا تعریف -

ج - (چھہ) (یا) (نہین تو) (ورنہ) (والا) (خواہ) (چاہیے) اور یہ جن دو کلمون کے درمیان آتے ہین انمین ایک ہی مراد ہوتا ہی دونون مقصود نہین ہوتے -

س - حرف استدراک کے کی ہین کون کون اور کیا تعریف -

ج (ایک) لیکن اور یہ دو مختلف جملون مین آتا ہی اور کلام سابق کے شک اور توہم کو دفع کرتا ہی -

س حروف استثنا کے کی کون کون -

ج - (پانچ) (الا) (مگر) (سوائے) (بجز) (بغیر)

لہ جیسے زید و بکر آتے ہین ۲ جیسے عبد الستار اور عبد الرحیم پڑھتے ہین ۳ جیسے آپ چلنے مین بھی آتا ہون ۱۲
۴ جیسے آپ گئے یا اٹھے اور زید گیا یعنی آپکے جاتے ہی یا اٹھتے ہی زید چلا جائیگا - جاڑے اور دو شالے آئے یعنی جاڑے
اور دو شالے - دونون ساتھ ہی آئے ہین ہونگا اور آپ یعنی ہم اور آپ ساتھ رہینگے ۶ جیسے یہ بیمار بلکہ مردہ ہی
یا پہر رات بلکہ آدھی رات گذری ۷ ہند مین کڑا بڑک پتھر ہی پتلا بدن پانی ہی اضراب جیسے زن بل آتش بن
۸ جیسے گھوڑا واپس کر دیا قیمت دو ۹ جیسے یہ نہین تو ہی ۱۰ جیسے یہ اسکا ہی ورنہ اسکا ہی ۱۱ جیسے
یہ ہی والا وہ ہی ۱۲ خواہ یہ دو خواہ وہ دو ۱۳ جیسے چاہیے یہ لیجیے چاہیے وہ لیجیے ۱۴ جیسے جیتے یہ بستی گیا ہی لیکن
کل تک واپس آئیگا ۱۵ جیسے قوم آئی الا زید ۱۶ جیسے زید بکر خالد کھا چکے مگر عبد اللہ نے نہ کھایا ۱۷ جیسے زید
کے سوائے سب آئے یعنی زید نہ آیا ۱۸ جیسے عبد الستار کے بجز سب نے پڑھا یعنی عبد الستار نے نہ پڑھا ۱۹ حافظ اللہ

س۔ حروف اضافت کا۔ کی۔ کے جو لفظون کے درمیان آوین تو کسکا فائدہ دیتے ہین۔

ج۔ کل اور کثرت[۱] کا و قلت[۲] کا بھی اور بشرط نہونے علامت اضافت کے مصدر نفی کے آخر مین مستقبل کے معنی کے ساتھ (ہرگز[۳]) کے معنی دیتے ہین علی ہذا کبھی (کے) بجائے[۴] کو علامت مفعول کے بھی آتا ہی۔

س۔ علامت ظرفیت (مین) کن کن معنی کا فائدہ دیتا ہی۔

ج۔ کبھی معنی (ساتھ[۵]) (پر[۶]) (سے[۷]) (عوض[۸]) کے دیتا ہی اور کبھی ماقبل کے بیان[۹] کے لیے آتا ہی اور ایک ہی جملہ مین مکرر آنے سے فائدہ ابتدا[۱۰] و انتہا کا نکلتا ہی اور یہ کبھی مقدر[۱۱] بھی رہتا ہی۔

س۔ (پر) کن کن معنی کا فائدہ دیتا ہی۔

ج۔ ظرفیت[۱۲] اور کبھی مفعول[۱۳] اکثر اوپر اور عوض[۱۴] کے معنی دیتا ہی اور کبھی لفظ (مگر[۱۵]) کا فائدہ حاصل ہوتا ہی۔

س۔ (تک) کسکے معنی دیتا ہی اور کسکی علامت ہی۔

ج۔ انتہا[۱۶] کے معنی دیتا ہی اور انتہا کی علامت بھی ہی۔

---

۱ جیسے شہر کے شہر۔ یعنی تمام شہر ناو کی ناو یعنی کل ناو۔ بیوقوف کے بیوقوف۔ دنگل کے دنگل یعنی بہتیرے دنگل کامل بیوقوف ۲ جیسے بات کی بات مین بگڑ گئے ۳ خاکسار نہین آئیگا یعنے خاکسار ہرگز نہ آویگا۔ زید نہین جائیگا یعنی زید ہرگز نہ جائیگا ۴ جیسے اُسکے بھوک لگی یعنی اُسکو بھوک لگی ہی ۵ جیسے درخت مین یا ستون مین جکڑو یعنی درخت کے ساتھ یا ستون کے ساتھ جکڑو ۶ جیسے بدن مین یعنی بدن پر کپڑا نہین ۱۲ ۷ جیسے اُسمین یعنی اس سے کیا فائدہ۔ یا اس بکنے مین یعنی اس بکنے سے کیا سود ۸ جیسے اس چیز کو چار روپیہ مین یعنی چار روپیہ کے بدل دیا ۹ جیسے زید مکر سے کس چیز مین کم ہی دھن مین گانون مین بات مین علم یا ہنر مین ذات یا برادری مین ۱۰ جیسے ہم۔ مین تم مین یعنی ہمسے تمسے کیا فرق ہی ۱۱ جیسے زید گھر یا مدرسہ گیا یعنی گھر مین یا مدرسہ مین گیا ۱۲ جیسے زید گھر پر یعنی گھر مین ہی ۱۳ ہم پر یعنی ہمکو یا اُسپر یعنی اُسکو رحم کرو ۱۴ جیسے کتنے پر یعنی کتنے کے عوض لیا یا بیچا یا خریدا ۱۵ جیسے زید نے خالد کو بہت مارا یا سمجھایا پر یعنی مگر وہ اپنی عادت سے باز نہ آیا ۱۶ جیسے بستی تک آئیگا یا جائیگا ۱۲

معنی مستقبل نہوں اور زمانہ بھی اُنمین کوئی نہ پایا جائے وہ حروف معنوی ہے۔

س۔ نے کسکی علامت ہے۔

ج۔ ماضی مطلق۔ ماضی قریب۔ ماضی بعید۔ ماضی مشکوک کے فاعل کی علامت ہے۔ زید نے مارا یا کھایا ہے۔ زید نے کھایا تھا۔ زید نے کھایا ہو یا زید نے مارا ہو گا۔

س۔ (کو) (کے لیے) کسکی علامت ہے۔

ج۔ کو خاص[1] علامت مفعول بہ کی لیکن کو کبھی سببیت[2] اور ظرفیت[3] اور عوض[4] کے بھی معنی دیتا ہے۔

س (سے) کسکی علامت ہے۔

ج۔ استعانت[5]۔ یا سببیت[6]۔ اور مجاورت[7]۔ یا ابتدائیت[8]۔ کی علامت ہے اور کبھی مفعول[9] کی جگہ آتا ہے اور کبھی ساتھ[10] کے معنی دیتا ہے اور کبھی اپنے[11] ماقبل کے بیان کے لیے آتا ہے اور کبھی بعض[12] کے بھی معنی دیتا ہے۔

س۔ کیا لفظ (مارے) (سے) کی جگہ اکثر آتا ہے اخص جب مقصود کثرت ہو۔

ج۔ ہاں[13]۔

س (لیے) (واسطے) کسکی علامت ہے اور بلحاظ تذکیر و تانیث و واحد جمع مضاف (کا) (کی) (کے) کسکی علامت ہے

ج۔ انتفاعیت[14] کی اور اضافت[15] کی۔

---

[1] جیسے زید کو مارا یا روپے دیے یا وہ اپنے نوکر کا بیان دے رہا ہے جیسے بلایا تھا۔ اُسے کچھ دے دو۔ کسے بلایا تھا۔ اور سبق پڑھو۔ (کو) یہاں مقدر ہے یعنی سبق کو پڑھو [2] جیسے کپڑا دھونے کو یعنے دھونے کے لیے گیا [3] جیسے زید گھر کو یعنی گھر مین گیا [4] جیسے یہ ہاتھی کتنے کو یعنی کتنے کے بدلے دو گے [5] جیسے زید نے آری سے یا چاقو سے لکڑی چیری اور قلم بنایا [6] جیسے زید نے نادانی یا غفلت سے کھدیا۔ [7] جیسے زید اونٹ سے یا درخت سے گر پڑا [8] زید بانسی یا بہتی سے چلا [9] جیسے اُس سے یعنی اُسکو کہو [10] جیسے زید بڑی شوکت سے یعنی بڑی شوکت کے ساتھ آیا۔ [11] جیسے اُسکو روپے پیسے کپڑے کھانے سے کیا کمی ہے [12] جیسے یہ شیراز [13] جیسے زید جاڑے کے مارے یا جاڑے سے کپ گیا۔ یہاں مارے اور سے کثرت پر دلالت کرتے ہین [14] جیسے زید کے لیے کپڑا لاؤ و بکر کے واسطے قلیہ پکاؤ۔ خالد کے واسطے قمیص سلاؤ۔ [15] جیسے زید کا باپ۔ بکر کی کتاب۔ خالد کے پیالے۔ گھی کے نوالے۔

ج - (آٹھ) تاکیدی - اختیاری - اختتامی - استمراری - مستقبل قریب الوقوع
(دیکھا تھا) (دیتا تھا) (سنا تھا) (بتا تھا) (رہتا ہوگا) (جاتا ہوگا)
ابتدائی - بے اختیاری - مجازی (۱) جسمین بہ نسبت فعل مفرد کے کسی قدر تشدد اور
(آنے لگا) (اختیار تھا) (امیر تھا)
تاکید پائی جاے وہ فعل تاکیدی ہے (۲) فاعل کے اختیار مین جسکا کرنا ہو وہ اختیاری
ہے (۳) جس سے فعل کا اختتام و اتمام پایا جائے وہ اختتامی فعل ہے (۴) جسمین
ناتمام اور زیادتی کے معنی پائے جائین وہ استمراری ہے (۵) جسکا ہونا زمانۂ حال
کے قریب مفہوم ہو وہ فعل مستقبل قریب الوقوع ہے (۶) جسمین ابتدا یعنے شروع
کے معنی نکلین وہ ابتدائی فعل ہے (۷) جسمین ناچار اور عاجز ہونیکے معنی نکلے وہ
فعل بے اختیاری ہے (۸) جسمین اجازت کے حاصل ہونیکے معنی نکلے وہ فعل
مجازی ہے -

حروف

س - باعتبار تہجی اور معنوی کے حروف کی کتنی قسم کون کون - اور انکی کیا تعریف -

ج - (دو) (۱) حروف تہجی سے الفاظ بنتے ہین یعنے ابجد ت ث ج ح خ وغیرہ (۲) جنسے لفظون کا ربط ہو مگر انکے
معنی جیسے چیڑ والا سی دریا ہار گیا - مار ڈالا - دے دیا - کھا گیا - یہ واحد حاضر امر کے آخر مین مصدر - ڈالنا - دینا - جانا
کے صیغے بڑھانے سے بنتا ہے یہ مصدر سکتا کے صیغے زیادہ کرنے سے امر کے آخر مین بنتا ہے جیسے جا سکتا ہے - لکھ پڑھ
سکتا ہے - کھا سکتا ہے - اٹھ بیٹھ سکتا ہے یہ امر واحد حاضر کے آخر مین چکنا کا صیغہ بڑھانے سے بنتا ہے جیسے جا چکا
پڑھ چکا - لکھ چکا - ناپ چکا - کھا چکا - مار چکا - یہ مصدر کرنا کے صیغے ماضی مطلق کے آخر مین اور مصدر جانا اور دینا
کے صیغے ماضی شرطی کے آخر مین موقع کے ساتھ بڑھانے سے بنتا ہے جیسے لکھا کر کھاتا جا سو تا رہ یا پڑھا کر مارتا جا
یہ چاہنا کے صیغے مصدر یا ماضی مطلق واحد غائب کے آخر مین یا الف کو یاے مجہول سے مصدر کے آخر مین بدلکر
بعد زیادتی کے بنتا ہے جیسے رہنا یا جانا چاہتا ہے یا جایا خواہ کھایا چاہتا ہے یا رہنے پر یا جانے پر ہے - یا جانے والا
یا کھانے والا ہے یہ لگنا کے صیغے ملانے سے مصدر کے آخر مین الف کو یاے مجہول کے تبدیل سے بنتا ہے جیسے کھانے
یا پڑھنے لگا یعنی کھانا پڑھنا شروع ہوا یہ پڑنا کے صیغے مصدر کے آخر مین بڑھانے اور الف کو یاے مجہول سے
ماضی شرطی واحد غائب کے آخر مین بدلکر بنا کے صیغے زیادہ کرنے سے بنتا ہے جیسے آنا پڑا - جانا پڑا - کھانا پڑا یعنی
مجبوراً - آتے یا جاتے یا کھاتے بنا یہ دینا یا پانا کے صیغے مصدر کے آخر مین بڑھانے سے بنتا ہے اور مصدر کے

س - کو علامت مفعول بہ مطلقاً نہووے اور فاعل کی علامت (نے) تو ہو اور فاعل مذکر یا مؤنث واحد ہو یا جمع تو فعل کسکے اعتبار مستعمل ہونگے۔

ج - مفعول بہ[۱] کے اعتبار۔

س - ہر حال مین فعل واحد مذکر کب بولا جائیگا۔

ج - جب فاعل[۲] اور مفعول بہ کے ساتھ دونون کی علامتین موجود ہووین۔

س - کب فعل جمع اور تذکیر و تانیث مین آخر کے مثل ہوگا۔

ج - جب فاعل[۳] خواہ مفعول جسکا فعل تابع ہو متعدد اور مذکر مؤنث دونون ہون۔

س - کبھی اصلی و لفظی معنی ترک کرکے کیا مجازاً دوسرے معنی فعل کے لیتے ہین۔

ج - ہان[۴]۔

س - کیا فعل بھی باعتبار ترکیب ذاتِ مفرد مرکب ہوتا ہی اور کیا تعریف۔

ج - ہوتا ہی جو مصدر وضعی سے حسب گردان صحیح کے مشتق ہو وہ فعل[۵] مفرد ہی اور جو مصدر غیر وضعی سے مشتق ہو وہ فعل مرکب[۶] ہی۔

س - مرکب کی کے قسم کون۔ کون۔ اور انکی کیا تعریف۔

---

[۱] جیسے زید نے سبق پڑھا۔ بکر نے کتاب پڑھی۔ یا تختی لکھی۔ یا ٹوپی سی۔ خالد نے کتابین پڑھین۔ حمیدہ نے چٹھیان لکھین [۲] جیسے زید نے یا ہندہ نے کتاب کو لکھا۔ لڑکون نے یا لڑکیون نے اپنی کتابون کو بھلا دیا یا مردون نے روٹی کو کھایا خواہ مردون نے روٹیون کو کھایا عورت نے ٹوپی کو سیا۔ یا عورتون نے ٹوپیون کو سیا [۳] جیسے عورت۔ لڑکی اور لڑکے کھاتے ہین زمین۔ چاند۔ اور ستارے گھومتے ہین۔ گھوڑے بیل اور بکریان چرتے ہین۔ زید۔ بکر۔ خالد۔ ہندہ۔ زمیدہ۔ حمیدہ۔ کھاتے ہین یا ہنستے ہین [۴] جیسے آنا سے آئیو۔ جانا سے جائیو۔ یا ماضی کو حال خواہ مستقبل کے معنی مین لاتے ہین جیسے حقہ۔ لاجواب لایا یعنی لاتا ہون خواہ لاؤنگا یا فعل حال بجاے ماضی بعید جیسے کل کیا دیکھتا ہون یعنی کل دیکھتا تھا اور کبھی مضارع سے ماضی کے معنی جیسے جاکر دیکھون تو پڑھ رہے ہین۔ یا کھیل رہے ہین یعنی جاکر دیکھا [۵] جیسے لکھنا۔ پڑھنا۔ سمجھنا سے لکھا۔ پڑھا۔ سمجھا [۶] خریدنا۔ قبول کرنا۔ فروخت کرنا سے خرید کیا قبول کیا۔ فروخت کیا۔

س - مضارع - امر - نہی - مین تذکیر و تانیث کے فرق کی ضرورت پڑتی یا نہین اور دونون حالت مین ایک ہی بولا جاتا ہے -

ج - (نہین) (ہان)

س - ماضی کسے کہتے ہین - (بھوت)

ج - زمانہ گذرے ہوئے کو کہتے ہین -

س - ماضی کی کی قسم کون کون -

ج - سات - ماضی مطلق - ماضی قریب - ماضی بعید - ماضی مشکوک یعنی احتمالی ماضی شرطی یا تمنائی - ماضی استمراری یعنی ناتمام - ماضی ناقص - (یورپ کا لک بھوت)

س - باعتبار تصحیح و غیر تصحیح کے فعل کی کی قسم کون کون - اور اونکی کیا تعریف -

ج - دو (۱) صحیح اور غیر صحیح بعد دور کرنے علامت مصدر نا کے گردان کے وقت کچھ تغیر و تبدل یا حذف یا زیادتی اصلی حرفون مین نہو تو وہ صحیح ہے ورنہ غیر صحیح -

س - تذکیر و تانیث مین افعال لازم و متعدی کے کب ہمیشہ فاعل کے موافق مستعمل ہونگے

ج - جب فاعل کے ساتھ (نے) علامت فاعل مطلقاً نہ آوے اور (کو) علامت مفعول آوے یا نہ آوے -

---

۱ جیسے لکھنا - پڑھنا - سمجھنا سے لکھنے والا - پڑھنے والا - سمجھنے والا - لکھا - پڑھا سمجھا وغیرہ جتنے مصادر صحیح ہونگے انکے سب صیغے بھی مثل لکھنا وغیرہ کے سالم رہینگے یعنی بعد دور کرنے علامت مصدر نا کے حروف اصلی بجنسہ باقی رہینگے کچھ کمی زیادتی یا حذف نہوگی ۲ جیسے کرنا - جاتا ہے کیا - گیا یعنی غیر صحیح کے مصادر گردان کے وقت مثل متذکرہ بالا کے تبدیل وغیرہ ہو جاتے ہین حروف اصلی باقی نہین رہتے ۳ جیسے زید آیا - یا کھا گیا - خواہ - سمجھا گیا - ہندہ آئی - حمیدہ گئی - زبیدہ سمجھی گئی - زید کھاتا ہے یا لکھتا ہے خواہ پڑھتا ہے - ہندہ کھاتی ہے - زبیدہ لکھتی ہے - حمیدہ پڑھتی ہے - زید پڑھاتا تھا - بکر لکھاتا تھا خالد سمجھاتا تھا - ہندہ پڑھاتی تھی - زبیدہ لکھاتی تھی - حمیدہ سمجھاتی تھی - لڑکا کتاب کو دیکھتا ہے - لڑکے کتابون کو دیکھتے ہین لڑکی بکری کو چراتی ہے - لڑکیان بکریون کو چراتی تھین ۱۲ -

جمع حاضر جمع غائب دونون ملکر چھہ ہوئے۔

س۔ باعتبار تذکیر و تانیث کے ماضی حال مستقبل مین کے صیغے ہونگے۔

ج۔ (۶) مذکورہ بالا (۱۲) ہوجائینگے — (بھوت) (ورتمان) (بھوشیت)

س۔ فعل لازم مین تو ہر فعل کے بارہ صیغے ہوتے ہین فعل متعدی باعتبار معروف مجہول کے کے صیغے ہونگے۔

ج۔ وہی بارہ چوبیس ہوجائینگے۔

س۔ باعتبار مثبت منفی کے فعل متعدی اور لازم کے کے صیغے ہونگے۔

ج۔ وہی چوبیس اڑتالیس ہوجائینگے۔ (اسویکار سوچک) (اسویکار سوچک)

س۔ منفی و نہی کہان مستعمل ہوتے ہین۔

ج۔ منفی انکار کی جگہ و نہی بجاے نہی امر کے۔

س۔ علامت منفی و مثبت کی کیا ہے۔

ج۔ (نہ) اور (نہین) علامت منفی ہے اور مثبت اسے خالی۔

س۔ فعل کی تذکیر و تانیث اور وحدت جمعیت کسکے اعتبار سے ملحوظ ہوتی ہے۔

ج۔ باعتبار فاعل یا مفعول کے۔

بیان مجہول (مثبت مذکر ۶) مین بھولا گیا۔ ہم بھولے گئے تو بھولا گیا۔ تم بھولے گئے وہ بھولا گیا۔ وہی بھولے گئے (مثبت مؤنث ۶) مین بھولی گئی۔ ہم بھولی گئین۔ تو بھولی گئی۔ تم بھولی گئین۔ وہ بھولی گئی۔ وہی بھولی گئین۔ (مذکر منفی ۶) مین نہین بھولا گیا۔ ہم نہین بھولے گئے۔ تو نہین بھولا گیا۔ تم نہین بھولے گئے۔ وہ نہین بھولا گیا۔ وہی نہین بھولے گئے (منفی مؤنث ۶) مین نہین بھولی گئی۔ ہم نہین بھولی گئی۔ تو نہین بھولی گئی۔ تم نہین بھولی گئین۔ وہ نہین بھولی گئی۔ وہی نہین بھولی گئین۔ ۲۴۔ ہوئے (۲۴) معروف اور (۲۴) مجہول ملکر (۴۸) ہوئے۔ فعل لازم کے صرف معروف (۲۴) صیغے ہوتے ہین اور متعدی کے معروف مع مجہول (۴۸) صیغے ہوتے ہین علی ہذا ہر ایک صیغے گردان لینے چاہئین۔ جیسے زید آیا بکر گیا۔ یا زید و بکر و خالد آئے عبد اللہ و عبد الستار و کرامت گئے۔ ہندہ آئی۔ زبیدہ گئی یا ہندہ و زبیدہ و حمیدہ آئین یا گئین۔ زید مارا گیا۔ روٹی کھائی گئی یا زید و بکر و خالد مارے گئے۔ روٹیان کھائی گئین۔

س۔ کیا نے علامت فاعل صرف ماضی مطلق و قریب و مشکوک متعدی ہی کا ہے۔

ج۔ ہان۔

س۔ فعل کسے کہتے ہین۔

ج۔ جسمین ماضی حال مستقبل مین سے کوئی زمانہ پایا جاوے۔

س۔ فعل کے ہین کون کون۔

ج۔ (۶) ماضی۔ حال۔ مستقبل۔ مضارع۔ امر۔ نہی۔

س۔ کیا یہ چھوں قسم کے فعل مصدر سے نکلتے ہین۔

ج۔ ہان۔

س۔ جیسے مصدر لازم سے فعل لازم نکلتے ہین کیا ویسے ہی مصدر متعدی معروف سے اور مصدر متعدی مجہول سے فعل متعدی مجہول نکلتے ہین۔

ج۔ ہان۔

س۔ باعتبار واحد متکلم و حاضر و غائب و جمع متکلم و حاضر و غائب کے ہر فعل کے کیا صیغے ہین۔

ج۔ باعتبار واحد کے تین یعنی متکلم واحد حاضر واحد غائب و نیز باعتبار جمع تین یعنی جمع متکلم

۵۱ امثال ماضی مطلق و قریب و مشکوک (۱) جیسے زید نے مارا۔ بکر نے کھایا۔ سوہن نے اٹھایا۔ سوہن نے پکڑا (۲) جیسے زید نے کھایا ہے۔ خالد نے مارا ہے۔ سوہن نے پکڑا ہے۔ موہن نے بگاڑا ہے (۳) زید نے پکڑا ہوگا۔ موہن نے کھایا ہوگا۔ روہن نے کھایا ہو۔ سوہن نے ستایا ہو۔ علامت ماضی مطلق (الف ساکن) ہے علامت ماضی قریب (ہے) ہے علامت ماضی احتمالی یا مشکوک (ہو) یا (ہوگا) ہے علامت ماضی استمراری یا ناتمام (تا تھا) ہے۔ علامت ماضی بعید (تھا) ہے۔ ف ماضی آیا۔ کھایا ہے آیا تھا۔ آیا ہوگا۔ آتا تھا۔ آیا۔ ع حال آتا ہے۔ آتی ہے۔ کھاتا ہے۔ کھاتی ہے۔ ط مستقبل۔ آئیگا۔ جائیگا۔ اوٹھیگا۔ بیٹھیگا۔ ص مضارع۔ آوے۔ جاوے۔ کھاوے۔ رہے۔ ل امر۔ جا۔ بیٹھ۔ کھا۔ پی۔ روہم نہی مت جا۔ بجا۔ نہ کھا۔ نہ پی۔ نہ رو۔ ۵۲ ثبت صیغہ ماضی مطلق متکلم واحد جمع حاضر معروف وغیرہ (بیان مذکر) (۱) جیسے مین بھولا۔ ہم بھولے تو بھولا۔ تم بھولے۔ مذکر غائب۔ وہ بھولا۔ وی بھولے۔ (بیان مؤنث) مین بھولی۔ ہم بھولین۔ تو بھولی۔ تم بھولین۔ وہ بھولی۔ وی بھولین (منفی ماضی مطلق (مذکر) مین نہین بھولا۔ ہم نہین بھولے۔ تو نہین بھولا۔ تم نہین بھولے

مین بھولا۔ وی بھولے
بھولے۔ (مؤنث)
مین نہین بھولی
ہم نہین بھولین
تو نہین بھولی
تم نہین بھولین
وہ نہین بھولی
وی نہین بھولین
(۲۴ ہوسکے)

زبان ہو اوسی زبان مین مستعمل ہو غیر زبان نہ بنجاوے اور جمع بنانے مین واحد کی بنا بھی نہ ٹوٹے اور غیر سالم اسکے برخلاف ہے یعنی اسکے آخر مین (ا) یا (ہ) ہو حروف معنوی کے اثر سے مذکور ہون یا مقدر بدل کر یاے مجہول ہو جاتا ہے علی ہذا حروف اضافت و تشبیہ اور صفات عددی مین بھی انکے مضاف الیہ مشبہ اور موصوف پر حروف معنوی کے اثر سے اسم غیر سالم کی طرح تبدیل و تغیر ہو جاتا ہے۔

س - جو اسم کی حالتون کو دکھلاتے ہین انھین کیا کہتے ہین کون کون۔

ج - حروف معنوی علامتی کہتے ہین - (نے) (کو) (سے) (سے لیے) (کا) (مین) (تک) (ندا)

س ندا کے سوا حروف معنوی سے کون کون حالتین ظاہر ہوتی ہین۔

ج - (۸) حالت فاعلیت - حالت مفعولیت - حالت استعانت یا سببیت - حالت انتفائیت حالت مجاوزت یا ابتدائیت - حالت اضافت - حالت ظرفیت - حالت انتہائیت

س - علامت نے فاعل کس کس افعال ماضیہ سے مستثنے ہے۔

ج - لازم - استمرار - مصدر بولنا - مصدر بھولنا - تمنا سے - (یہ پانچ ہین)

---

۱ جیسے زید کا گھوڑا سے زید کی گھوڑی - زید کا لڑکا سے زید کی لڑکی - اسکا بیٹا سے اسکی بیٹی ۲ جیسے مجھ سا غریب لڑکا سے مجھ سے غریب کی لڑکی تجھ سا تیز لڑکا سے تجھ سی تیز لڑکی ۳ جیسے چوتھا لڑکا یا گھوڑا یا فاقہ سے چوتھے لڑکے یا کر گھوڑے یا فاقے پانچوان لڑکا خواہ گھوڑا سے پانچوین لڑکی یا گھوڑے ۴ جیسے زید آیا موہن گیا - خالد سویا روہن بیٹھا - سوہن اٹھا ۵ جیسے خالد کھاتا تھا - موہن مارتا تھا - روہن پکڑتا تھا - سوہن اٹھاتا تھا بکر کھودتا تھا ۶ جیسے زید بولا ہندہ بولی ۷ جیسے زید بھولا - زبیدہ بھولی ۸ جیسے بکر کھاتا - زید گاتا - سوہن پکڑتا روہن دھوتا - عربی مین تین حالت مانا ہے حالت فاعلیت حالت مفعولیت حالت اضافت جیسے جاءنی زید - یعنی آیا میرے یہان زید - زید بحالت فاعلیت - رأیت زیدا - یعنی مین نے زید کو دیکھا - زید بحالت مفعولیت - مررت بزید - یعنی مین گذرا زید کے پاس زید بحالت اضافت - ان تین کے سوا ظرفیت وغیرہ بھی ان حالتون سے خالی نہین ہین ۱۲

س جو بعض اسم مذکر اور مونث دونون بولے جاتے ہین اُنکا بولنا کیا فصیح ہے۔

ج۔ مونث۔ جیسے بلبل فکر جان۔

س۔ جس اسم کے تذکیر و تانیث مین کچھ شبہہ ہو اُسے کیا بولتے ہین۔

ج۔ مذکر۔

س۔ بعض اسمون کی تانیث کیا خلاف قیاس بھی ہوتی ہے۔

ج۔ ہان۔ (جیسے راجہ سے رانی۔ ہاتھی سے ہتنی۔ ماموں سے ممانی۔ یا ماں بھائی سے بھاوج۔ خان سے خانم۔ بیگ سے بیگم وغیرہ)

س مذکر اور مونث کے کیا جدا جدا لفظ ہوتے ہین۔

ج۔ ہان۔

س۔ وحدت اور جمعیت کے اعتبار سے اسم کی کے قسم ہین۔ کون کون۔

ج۔ (۲) واحد اور جمع۔ جمع کی دو قسم جمع سالم و جمع مکسر سالم وہ ہے کہ جسکی جمع بنانے مین واحد کی بنا نہ ٹوٹے

س۔ واحد اور جمع مین کیا فرق ہے۔

ج۔ واحد ایک کو کہتے ہین اور جمع اسکے برخلاف یعنی جو ایک سے زیادہ ہو۔

س۔ جمع کی علامت کے ہین کون کون۔

ج۔ (۵) واو مجہول۔ واو مجہول یا نون غنہ۔ یائے مجہول یائے مجہول یا نون غنہ
(داوین لڑکون اور بھائیون) (ناطقون باغیون) (گھوڑے لڑکے) (داوین دیوارین)
الف و نون غنہ
(لڑکیان بکریان)

س۔ تبدیل اور عدم تبدیل کے اعتبار سے اسم کی کے قسم کون کون۔

ج (۲) سالم اور غیر سالم۔ (سالم جیسے مرد عورت لڑکا۔ جدا ملکہ۔ کوہ صحرا۔ میاد غازیان۔ مرزا۔ داوا۔ نندا
سالم مومن۔ راجا۔ دریا۔

س اسم سالم اور غیر سالم کسے کہتے ہین۔

ج۔ اسم سالم کے آخر مین (ا) یا (ہ) نہووے جو ہووے بھی تو حروف معنوی کے آنے سے تبدیل نہووے یا اسم معرفہ ہو خواہ سنسکرت یا فارسی یا عربی کا لفظ ہو اور جو

لہ امثال غیر سالم۔ گھوڑا۔ کوڑا۔ پڑھنا۔ لکھنا۔ میلہ۔ روپیہ۔ ٹیلہ۔ سڑا۔ گلا۔ پردہ۔ دیکھو حالت جمع مین واحد کی بناوٹ گئی جیسے گھوڑے۔ کوڑے۔ پڑھے لکھے۔ میلے۔ روپے۔ ٹیلے۔ سڑے گلے۔ پردے۔ اور سالم کی بنا نہ تو حالت جمع مین ٹوٹی نہ حالت اضافت وغیرہ مین جیسے راجاؤن۔ دعاؤن۔ مرزاؤن وغیرہ یا جیسے خدا کے بندے۔ زید کی عورتین۔ حیا کی لوگین

س۔ حقیقی اور غیر حقیقی مین کیا فرق ہے۔

ج۔ مذکر اور مونث جاندار کو حقیقی اور بے جان کو غیر حقیقی کہتے ہین۔

س۔ مذکر حقیقی اور غیر حقیقی کی کیا شناخت ہے وہ کی قسم ہین کون کون۔

ج۔ غیر حقیقی کی شناخت تو مشکل ہے وہ دو قسم ہے سماعی اور قیاسی۔

س۔ سماعی[۱] اور قیاسی مین کیا تمیز ہے۔ (شرت) (انت)

ج۔ سماعی کے لیے کوئی قاعدہ معین نہین صرف اہل زبان کی تبعیت کی جاتی ہے اور قیاسی کے لیے قاعدہ مقرر ہے۔

---

[۱] (امثال سماعی مذکر) لشکر۔ آلو۔ پہلو۔ جادو۔ تردد۔ احسان۔ تدارک۔ التماس۔ استعمال۔ کھیل۔ ناچ۔ قالین۔ چاقو۔ کاغذ۔ آسمان۔ (امثال مونث سماعی) فوج۔ بالو۔ دارو۔ ترازو۔ اصلاح۔ توجہ۔ تواضع۔ احتیاج۔ استعداد۔ مجال۔ مار۔ سمجھ۔ کتاب۔ دوات۔ پیتر۔ زمین۔ جاجم [۲] امثال قیاسی باستثنا (۱) عربی مصدر و حاصل مصدر جیسے۔ دعا۔ ثنا۔ جفا۔ وفا۔ یا عربی اسم تفضیل مونث مثل دنیا۔ عقبی یا علامت تانیث سنسکرت جیسے بھا۔ کھا۔ گنگا وغیرہ یا علامت تصغیر ہندی جیسے کھٹیا۔ چھیا وغیرہ۔ خواہ علامت (ہ) تانیث عربی مثل ملکہ کے جس اسم کے آخر مین (ا) یا (ہ) اصلی ہووے وہ اکثر مذکر ہوگا جیسے دریا صحرا۔ راجا۔ باجا۔ لڑکا۔ بڑکا۔ بندہ۔ بردہ۔ بیاضہ وغیرہ اور لفظ نسبتی و پیشہ والون کے بھی مذکر ہوتے ہین جیسے تیلی۔ تمبولی۔ وغیرہ۔ امثال مونث قیاسی باستثناء۔ گھی۔ موتی۔ پانی۔ دہی۔ ہاتھی۔ جی۔ کے جس اسم کے آخر مین (ی) معروف ہو یا جو سوائے تعویذ کے بوزن تفعیل ہو خواہ حاصل مصدر فارسی یا علامت تانیث مونث ہو مونث ہوگا جیسے بکری۔ ٹھیری۔ روٹی۔ حویلی۔ کرسی۔ وغیرہ۔ تحریر۔ تقریر۔ تحصیل۔ تکمیل۔ تعظیم۔ تکریم وغیرہ۔ سفارش۔ سازش۔ پرورش۔ آرائش۔ آزمائش۔ آسائش وغیرہ نوشت و خواند۔ آمد۔ رفت۔ گفتار۔ رفتار افسردگی وغیرہ قدرت۔ رحمت۔ ہمت۔ موافقت۔ رفاقت۔ خلقت۔ کثرت۔ بناوٹ۔ سجاوٹ۔ مگر حضرت۔ غربت۔ تماشا۔ تقاضا مستثنے ہین اور نیز بزیادتی (ی) معروف اور (ا) (ہ) (ن) (انی) جیسے ہرن سے ہرنی۔ مورے مورنی۔ گرگ مادہ مادہ کو۔ ترچھیل۔ دلھن۔ دھوبن۔ لہارن۔ سنارن۔ کھترانی۔ تورانی۔ پنڈتانی۔ اور حرف اضافت و تشبیہ اور اون اسما صفات کے جنکے آخر مین (ا) یا (ہ) ہووے اور حروف کے آنے سے تبدیل بھی ہوتی ہووے مذکر تانیث مضاف و مشبہ و موصوف کے موافق ہوگی جیسے زید کا گھوڑا زید کی گھوڑی زید سا بیوقوف بیگم سی بیوقوف

س۔ ان چھون کی تعریف کیا ہے۔

ج۔ (۱) جو کسی معین اور خاص آدمی یا جانور خواہ چیز کا نام ہو وہ علم ہے۔ (۲) جو اسم کے بدل اور اسم کی جگہ آوے وہ ضمیر ہے اور اسم اُس ضمیر کا مرجع کہلائیگا (۳) جس سے کسی کی طرف اشارہ کرین وہ اسم اشارہ ہے اور جسکی طرف اشارہ کرین وہ مشار الیہ ہے (۴) اسم موصول ہمیشہ اپنے جملہ صلہ کا محتاج رہتا ہے (۵) جو علم ضمیر اسم اشارہ اسم موصول۔ کیطرف منسوب ہو وہ مضاف ہے۔ (۶) کسی حرف ندا یا بغیر حرف ندا کے جب کسی کو پکارین تو وہ منادی ہے اور جس حرف سے پکارین وہ حرف ندا ہے لیکن اندھا اس سے مستثنے ہے اے بابا۔ اے بھائی

س۔ کیا ان چھون معرفہ کے علاوہ اور بھی معرفہ ہین۔

ج۔ ہان معہود ذہنی اور معہود خارجی۔ (یہ دونون معرفہ اصل مین نہین ہین۔)

س۔ باعتبار تذکیر اور تانیث کے اسم کی کی قسم کون کون۔

ج۔ (۲) مذکر (ین لنگ) اور مونث (استری لنگ)۔

س۔ مذکر اور مونث کی کی قسم کون کون۔

ج۔ (۲) حقیقی (استوک) اور غیر حقیقی (اور استوک)۔

لہ بیان مستثنے" جملہ استثنائیہ مین تین چیز ہوتی ہین۔ یعنی مستثنے۔ مستثنے منہ حرف استثنا۔ اسکی دو قسم متصل و منقطع۔ مستثنے۔ و مستثنے منہ جو ایک قسم سے ہون تو متصل ہے ورنہ منقطع جیسے قوم آئی مگر زید یہ متصل ہے یعنی قوم تو آئی مگر اُسی قوم سے زید ہے سو نہ آیا منقطع جیسے قوم آئی مگر حمار یعنے قوم اور حمار غیر قسم ہین اسلیے اسے منقطع کہتے ہین لہ مثلاً زید نے خالد سے کہا کہ دشمن آتا ہے حالانکہ لفظ دشمن نکرہ ہے مگر مخاطب و متکلم کو معلوم ہے کہ فلان دشمن ہے اسلیے یہان خصوصیت آگئی معرفہ ہوگیا لہ مثلاً۔ اصحاب فیل اور اصحاب کہف (غار والے) سے خاص ایک قوم مراد ہے جنکا بیان کتاب آسمانی مین موجود ہے اور اصحاب فیل اور اصحاب کہف کے معنی تو ہاتھی والے اور غار والے کے ہین لہ مثلاً جس مذکر کے مقابل مونث حقیقی یا مونث کے مقابل مذکر حقیقی ہو وہ حقیقی ہے جیسے مرد عورت۔ بکرا۔ بکری۔ شیرنی۔ شیر۔ گدھی۔ گدھا۔ گھوڑا۔ گھوڑی یا گھوڑی گھوڑا لہ جس مذکر کے مقابل مونث حقیقی نہو یا جس مونث کے مقابل مذکر حقیقی نہو وہ غیر حقیقی ہے جیسے (مذکر) کاغذ۔ آسمان۔ قلم۔ کپڑا وغیرہ (مونث) کتاب۔ دوات۔ زمین۔ ٹوپی۔ دھوتی۔ روٹی

س۔ کیا اسم ظرف کو عربی مین زمان خواہ مکان کے معنی مین مشتق کا ایک صیغہ مانا ہی

ج۔ ہان۔

س۔ اسم ظرف[1] جو مفعول کے وزن پر نہین ہوتا ہی تو کسکے وزن پر آتا ہی۔

ج۔ مفعل مفعلہ مفعل کے وزن پر آتا ہی۔ (ظرف مکان) (ظرف زمان)

س۔ کیا مصدر بھی کبھی ظرف کے معنی دیتا ہی۔

ج۔ ہان۔

س۔ جامد کی کے قسم کون کون۔

ج۔ (۲) نکرہ[2]۔ اور معرفہ[3] (جات باچک) (دیکت باچک)

س۔ نکرہ اور معرفہ مین کیا فرق ہی۔ (جات باچک) (دیکت باچک)

ج۔ نکرہ اسم غیر معین کو کہتے ہین جو ایک جنس کے تمام افراد پر صادق آوے اور معرفہ اسکے برعکس یعنی شخص معین اور خاص خاص چیزون پر بولا جاوے۔

س۔ معرفہ کی کے قسم کون کون۔

ج۔ (۶) علم[4]۔ ضمیر[5]۔ اسم اشارہ[6]۔ اسم موصول[7] اور جو ان چارون متذکرہ بالا کیطرف مضاف[8] معنی منسوب ہو منادی[9]

(سنبھو دم)

---

[1] امثال اسم ظرف۔ مکتب (مفعل)۔ مدرسہ (مفعلہ)۔ مجلس (مفعل)۔ کبھی مصدر بھی اردو مین ظرف کے معنی دیتا ہی جیسے جھرنا یا انداز وغیرہ (عربی مین اسم آلہ کا وزن یہ ہی) مفعل۔ مفعلہ۔ مفعال۔ جیسے مشعل۔ مصفلہ۔ مقراض [2] امثال نکرہ۔ عورت۔ مرد (اسمن باچک) آدمی۔ گھوڑا۔ ہاتھی۔ چڑیا۔ درخت۔ گھاس۔ کپڑا۔ ٹوپی۔ جوتا۔ یہ تمام اپنے تمام فردون پر صادق آتے ہین مثلاً عورت یا مرد سے تمام عورت و مرد دنیا کے مراد ہین علی ہذا ایسی ہر ایک [3] امثال معرفہ۔ زید۔ بکر۔ خالد۔ موہن۔ سوہن۔ روہن۔ وغیرہ یہ سب صرف اپنے معنی پر دلالت کرتے ہین یعنی زید کو بکر یا بکر کو خالد خواہ روہن کو سوہن وغیرہ نہین کہ سکتے ہین [4] مثال علم۔ زید۔ بکر۔ موہن۔ دلی۔ آگرہ وغیرہ [5] امثال ضمیر متکلم واحد۔ جمع۔ مین۔ ہم مخاطب تو تم۔ غائب وہ۔ وے [6] مثال اسم اشارہ قریب واحد جمع یہ۔ یے۔ بعید۔ واحد۔ جمع۔ وہ۔ وے [7] علامت اسم موصول۔ جو۔ جون۔ مثال۔ جو لڑکا کل بھاگا تھا آیا بھاگا تھا جملہ صلہ کا ہی اور جو لڑکا اسم موصول صلہ اور اسم موصول ملکر آیا کا فاعل ہوا [8] امثال مضاف ہر چہار مذکورہ بالا کے۔ زید کا گھوڑا تیری کتاب اسکا مکان جسکا باپ

س - صفت مشبہ[1] کے کیا معنی - (باہیک تلیہ)

ج - صفت کے مانند -

س - اسم تفضیل[2] اور مبالغہ[3] مین کیا فرق ہی اور انکی کیا علامت -

ج - جو ایک یا تمام پر دو صفات زیادتی رکھتا ہو اسم تفضیل ہی اور جو خود اپنے وصف مین کامل ہو مبالغہ ہی علامت تفضیل شروع مین (سے) اور (سب سے) اور (بڑا) اور (بہت) و (نہایت) علامت مبالغہ ہی -

س - سنسکرت اور فارسی مین علامت تفضیل و مبالغہ کی کیا ہی -

ج - تفضیل کی سنسکرت مین (تر) اور (تم) ہی فارسی مین (تر) (ترین) مبالغہ سنسکرت (مہا) (ات) (انیت) مبالغہ فارسی (بدرجہ) (غایت)

س - تفضیل کا موزون بہ کیا ہی -

ج - افعال ہی -

س - مبالغہ کا موزون بہ کیا ہی -

ج - فعال اور فعالہ وغیرہ کے وزن پر آتا ہی -

---

[1] امثال صفت مشبہ - بے ور - نڈر - جلا - چلا - ہلا - ملا - سڑا - گلا - اور ان مع موزون بہ صفت مشبہ فعل فاکلمہ بسہ حرکت و عین کلمہ ساکن صعب دشوار صفر خالی صلب سخت - فعل فاکلمہ مفتوح و عین کلمہ بسہ حرکت حسن خوش بخت - فعل احمر سرخ رنگ مرد - فعل مسود - فاعل کابر سردار بزرگ - فعال جبان بزدل - فعال وضار بسیار پاکیزہ - فعال شجاع مرد دلیر - فعال ہجان خشم شدید - فعلی سکری دل مست - فعلی غیور غیرت دار - فعلی جبلی زن حاملہ - فعلان عریان مرد برہنہ - فعیل کریم سخی - فعال کبیار بہت بزرگ - فعلان عطشان مرد پیاسا - فعل زہم پر جوش - فعل ضب ہاہل - فعلا حمار عورت سرخ رنگ - فعلا عشبار حاملہ - فعلان حیوان زندگی ماہ کی جاندار - [2] امثال اسم تفضیل - زید سے عمرو ہوشیار ہی زید سب سے ملنسار ہی

[3] امثال مبالغہ - زید بڑا ملنسار ہی - خالد بہت ہوشیار - بکر نہایت یا بدرجہ غایت ملنسار ہی - یا نہایت دانا عربی مین اکثر یا بقال سا در علامت سنسکرت متھمر مہتم و مہانیڈت - آت پنڈت - انیت پنڈت فارسی مین مہتر مہترین کمتر کمترین (ین) اور (دکی) (بہ نسبت تجی) اپنے موقع پر جمع کے بعد تفضیل کا فائدہ دیتے ہین - جیسے دوستون مین زید ملنسار ہی یعنی سب دوستون سے زید ملنسار ہی اور اسکے بہ نسبت وہ ہوشیار ہی یعنی اس سے وہ ہوشیار ہی کچھ کسیقدر کنچت یعنی تقلیل کے دیتے ہین جیسے کچھ ملنسار کسیقدر ہوشیار - کنچت ملنسار یعنی بہت ملنسار نہین

س - کیا جامد کو اسم صفت و غیر صفت کہہ سکتے ہین -

ج - ہان -

س - اسم صفت و غیرہ صفت کسے کہتے ہین -

ج - جو کسی کی ذات کی بھلائی یا برائی کو ظاہر کرے وہ اسم صفت ہی اور جسکی بھلائی خواہ برائی کو ظاہر کرے وہ اسم غیر صفت یعنی موصوف ہی -

س - اسم صفت اور غیر صفت کی حالتون مین کیا فرق ہی -

ج - کچھ نہین دونون ایک ہی حالت مین رہا کرتے ہین یعنی اگر موصوف واحد یا جمع مذکر خواہ مونث ہی تو صفت بھی اُسی کے موافق واحد یا جمع مذکر خواہ مونث رہیگی -

س - کیا اسم فاعل و اسم مفعول کو بھی اسم صفت کہہ سکتے ہین -

ج - جی سنسکرت مین -

س - صفت مشبہ مشتق کی قسم سے ہی -

ج - ہان -

س - صفت مشبہ کسے کہتے ہین -

ج - جسمین بطور استقلال و استحکام کے معنی وصفی فاعلیہ قائم و ثابت ہو عارضی نہو -

س - کیا صفت مشبہ کا مصدر لازم اور متعدی دونون ہوتا ہی -

ج - نہین صرف مصدر لازم -

لہ امثال اسم صفت یعنی صفت جیسے بھلا - برا - اچھا - خراب - نیک - بد - کالا - اُجلا - سیہ سفید - موٹا - پتلا - نیچا - اونچا - سخت - نرم - سرد - گرم - اسم صفت جامد ہوتا ہی نہ مشتق یعنی مصدر سے نہین نکلتا علے ہذا اسم غیر صفت یعنی موصوف بھی جیسے - زید اچھا - بکر نیک - خالد بد یا برا - دل سخت گل نرم آدمی موٹا یا پتلا کپڑا کالا یا سفید درخت اونچا یا نیچا وغیرہ اسمین زید - خالد - دل - گل - آدمی - کپڑا - درخت - اسم غیر صفت یعنی موصوف ہین اور نیک - بد - برا سخت - نرم - موٹا - پتلا - کالا - سفید - اونچا - نیچا - اسم صفت یعنی صفت ہین -

س - اسم مشتق[1] مین مصدر کے حروف مادہ یعنی اصلی بجنسہ یا تبدیل ہوکر باقی رہتے ہین یا نہین -

ج - باقی رہتے ہین -

س - اسم فاعل اسم مفعول حاصل مصدر کیا اقسام مشتق سے ہین اور انکی کیا تعریف - (بھاو یا چلک)

ج - ہان جو فاعل کی ذات کو (کہ جس سے فعل صادر خواہ جسکے ساتھ قائم ہوا ہو) تبلادے وہ اسم فاعل ہے جو کیفیت معنی مصدری یا خاصیت کسی چیز کی جتادے وہی حاصل مصدر[2] ہے فاعل کا فعل جس ذات پر واقع ہوتا ہے جو اس ذات کو تبلاتا ہے وہ اسم مفعول ہے - (کرم یا چلک)

---

[1] اسم مشتق کی سات قسم (۱) اسم فاعل (۲) اسم مفعول (۳) اسم تفضیل (۴) صفت مشبہ (۵) اسم آلہ (۶) اسم ظرف (۷) اسم حالیہ - امثال (۱) زید آنے والا - بکر کھانے والا - خالد مارنے ہارا اب یہان زید بکر خالد فاعل ہین اور کھانے والا - آنے والا - مارنے ہارا اسم فاعل ہین جیسے وہ ان اگ پر دلالت کرتا ہے ویسا ہی اسم فاعل فاعل کی ذات پر دلالت کرتا ہے یعنی تبلاتا ہے علی ہذا اسم مفعول بھی مفعول کو تبلاتا ہے جیسے (۲) زید مرا ہوا - بکر پکڑا ہوا - لکڑی گاڑی ہوئی - موہن مارا گیا - زید بکر لکڑی مفعول مرا ہوا پکڑا ہوا گاڑی ہوئی مارا گیا اسم مفعول علامت اسم مفعول ہوا - گیا اور یہ ماضی مطلق کے آخر مین آتا ہے علامت اسم فاعل والا - ہارا - ساری - ن - آ - ک - لو - ویا - کڑ - وڑا - اری یل ہوا - امثال مرنے یا مارنے والا - مرنے ہار - ہونہار - ملنسار - کنزنی - بلین - بیرا - بیراگ - جھگڑالو - گویا - بجھکڑ بھگوڑا - کھلاڑی - بھیل - ہنستا ہوا - علامت اسم فاعل فارسی - (نده) (ر) (رن) (آر) عربی میم مضموم قبل حرف آخر مکسور - جیسے خورندہ - دانا خندان - خریدار - ممتحن - منفعل منصف - مصور متصرف مقابل - متواتر - مترجم - متسلسل وغیرہ - سنسکرت (ا) (ک) (وان) جیسے داتا پالک - بدوان - اسم فاعل اکثر بوزن فاعل و فعیل کے آتا ہے و مفعول بوزن مفعول - امثال اسم صفت وغیرہ اپنے اپنے موقع پر آوینگے -

[2] امثال حاصل مصدر - اکثر صیغہ واحد حاضر امر بحذف ہمزہ و قایہ و زیادتی الف حاصل مصدر بنتا ہے اور گاہے آخر مین (ت) (تی) (ہٹ) (اٹ) (ن) (دس) (پ) خواہ ہمزہ کے ساتھ (ی) کے زیادتی سے امثال

س۔ بنفسہ و بالواسطہ مین کیا فرق ہی۔

ج۔ جس سے بغیر کمی و زیادتی و تغیر حروف یا حرکات کے معنی متعدی کے مفہوم ہوں وہ بنفسہ[1] ہی ورنہ بالواسطہ۔

س۔ کیا بنفسہ بسہ مفعول بھی ہوتا ہی۔

ج۔ نہین صرف بدو[2] مفعول۔

س۔ مثل فارسی کے کیا اردو مین بھی بعض مصادر لازم و متعدی کے معنی دیتے ہین۔

ج۔ ہان شاذ۔ (مشترک مصدر یعنی اوبھی نشست دھات)

س۔ مصدر متعدی کی کتنی قسم کون کون۔

ج۔ (۲) معروف[3] اور مجہول۔

س۔ معروف اور مجہول[4] مین کیا فرق ہی۔

ج۔ معروف (دکرر پر دھان) کا فاعل اپنی حالت فاعلیت (دکرم پر دھان) مین لفظاً یا مقدراً موجود رہتا ہی و پایا جاتا ہی اور مجہول کا نہین اور جو ہو بھی تو قائم مقام فاعل و حالت استعانت مین۔

---

[1] امثال بنفسہ متعدی لکھنا۔ پڑھنا۔ کھانا۔ بھرنا۔ چبانا۔ دھونا۔ ہونا۔ بولنا۔ لینا۔ دینا۔ امثال متعدی در متعدی۔ لکھانا۔ پڑھانا۔ پڑھوانا۔ کھلانا۔ کھلوانا۔ بھرانا۔ چبوانا۔ دھلوانا۔ بوانا۔ بلوانا۔ لوانا۔ دلوانا۔ یہ سب بہ زیادتی (ا) اور (وا) اور (لوا) کے متعدی سے متعدی بنے اور ہر ایک سے پہلے (الف) حذف ہوا۔ امثال بیک مفعول۔ جیسے۔ کھانا۔ مارنا۔ لکھنا۔ پڑھنا۔ ہارنا۔ پینا۔ بدو[2] مفعول جیسے دینا ایک مفعول دوسرا جسکو چیز دی۔ دینا سے دلوانا بسہ مفعول (۱) چیز۔ (۲) جسکو چیز دیا (۳) جس سے چیز دلوائی۔ امثال[3] معروف۔ جیسے۔ کھایا۔ پیا۔ دیا۔ لیا۔ میان زید یا مین نے یا اُسنے یا تمنے فاعل۔ امثال[4] مجہول۔ جیسے مرا ہوا۔ کھایا ہوا۔ مارا گیا۔ بلایا گیا فاعل نامعلوم یعنے مجہول ہی۔ علامت مجہول۔ ہوا۔ گیا۔

س - وضعی[1] و غیر وضعی[2] مین کیا تمیز ہی - (سو بجاوک دعات) (کر ترے دعات)

ج - وضعی خاص اس ملک کی بولی مین مستعمل ہو اور غیر وضعی عربی فارسی یا اور کسی لفظ کے آخر مین بزیادتی (نا) کے بنا لیتے ہین اسکو جعلی بھی کہتے ہین -

س - عربی کے مصدرون کے آخر مین کیا علامت مصدر - نا - ہوتا ہی -

ج - نہین -

س - لازم[3] اور متعدی[4] مین کیا فرق ہی - (اکریک) (سکرمک)

ج - متعدی مین فعل فاعل مفعول یہ تینون پائے جاتے ہین اور لازم مین صرف فعل فاعل -

س لازم و متعدی کے کیا معنی -

ج - لازم کے معنی ساتھ رہنے والا یعنے فعل لازم فاعل سے جدا نہین ہوتا اور متعدی کے معنی بڑھنے والا اور وہ اپنے فاعل سے جدا ہو کر مفعول بہ پر واقع ہوتا ہی -

س - متعدی کی کی قسم - کون کون -

ج - باعتبار مفعول (۳) یک مفعول (ایک کرمک) دو مفعول (دو کرمک) سہ مفعول (تین کرمک) اور باعتبار ذاتی و غیر ذاتی کے (۲) بنفسہ و بالواسطہ - (دسو کرمک) (سنگ سکرمک)

---

[1] جس مصدر کا جز اول عربی فارسی سو خاص زبان ہندی ہی وہ وضعی ہی جیسے آنا - جانا - کھانا - پینا - لینا - دینا - مارنا - پیٹنا - مول لینا - تولنا - یہ سب خاص زبان ہند مین یعنی وضعی -

[2] جس مصدر کا جز اول فارسی یا عربی ہو وہ جعلی یعنے غیر وضعی ہی جیسے خریدنا - بخشنا - بدلنا - قبول کرنا - قیمت پانا - [3] امثال لازم - آنا - جانا - اٹھنا - بیٹھنا - دینا - لگنا - لپٹنا - ہلنا - جلنا - چلنا - چمکنا - بھنا - گرجنا - تیرنا - تڑپنا - جمنا - پھرنا - سونا - جھلکنا - [4] امثال متعدی بالواسطہ جو لازم سے بنے - اوٹھانا - بٹھلانا - دبانا - گرنا - لپٹنا - ہلانا - جلانا - چلانا - چمکانا - بھونا - گرجانا - تیرانا - تڑپانا - جمانا - پھرانا - سونا - یہ سب بہ توسل (ا) اور (لا) اور (و) کے لازم سے متعدی بالواسطہ بنے ہین - ۱۲ -

ج (۳) اسم[۱] - فعل[۲] - حرف[۳]

س - اسم[۱] فعل[۲] حرف[۳] مین کیا فرق ہی - (سنگیا[۱]) (کریا[۲]) (اسپر[۳]گ)

ج - اسم و فعل مین صرف زمانہ کا فرق ہی یعنی اسم مین کوئی زمانہ نہین پایا جاتا ہی اور فعل مین ماضی و حال و مستقبل مین سے کوئی زمانہ پایا جاتا ہی اور حرف ان دونون کے برعکس اعنی حرف مین نہ زمانہ پایا جاتا ہی و نہ معنی مستقل پر دلالت کرتا ہی بلکہ اپنے معنی تبلانے مین اسم و فعل کا محتاج رہتا ہی -

س - اسم کی کتنی قسم کون کون اور انمین کیا فرق ہی -

ج - (۳) مصدر (دھات) - مشتق (دھاج) - جامد (ڈھڑا) - مصدر اصل ہی و مشتق فرع یعنی بقاعدہ معین مصدر ہی اسم مشتق و فعل بنائے جاتے ہین اور جامد نہ مصدر نہ مشتق بلکہ وہ کسی شخص یا چیز کا نام ہوتا ہی -

س - مصدر کی لفظاً و معناً کی قسم کون کون -

ج - لفظاً دو - وضعی و غیر وضعی و معناً کے بھی دو - لازم اور متعدی -

---

[۱] امثال اسم - زید - بکر - گھاس - پات - دھرن - کوا - گورو - قلم - دوات وغیرہ فعل کے سوا جتنے الفاظ مشتق یا جامد ہین سب اسم مین داخل ہین جیسے اسم فاعل مصدر اسم مفعول حاصل مصدر - پتھر کنکر - لوہا - تانبا وغیرہ [۲] امثال فعل آیا - گیا - کھایا - پیا - آتا ہی - جاتا ہی - کھاتا ہی - پیتا ہی - آئیگا - پیویگا - کھاویگا - ماریگا - جائیگا - [۳] امثال حرف - حروف تہجی کے سوائے - تک - اگر - مگر - الا - نے - نا - نی - کے - کا - کی وغیرہ اپنے معنی تبلانے مین اسم و فعل کے محتاج ہین برخلاف اسم و فعل کے یعنی اسم و فعل اپنے معنی تبلانے مین دوسری لفظ کے محتاج نہین ہین [۴] اسم کی باعتبار معنی کے دو قسم ہین ایک اسم ذات دوم - اسم صفات جو نام ہو کسی شی کا اسے اسم ذات کہتے ہین جیسے درخت - پھول - پتھر - ہاتھی ہوا - فرشتہ - سخن - مردود وغیرہ اور جو نام ہو کسی ایسی شی کا جسمین کوئی صفت دائمی یا عارضی پائی جاتی ہو اسکو اسم صفات کہتے ہین جیسے بلند - سخت - مست - شیرین - سرد - نیک - بد - روشن - زیرک - اور بلندی - سختی - مستی - شیرینی - سردی - نیکی - بدی - روشنی - زیرکی - یا سنگین - بیلانہ - مستانہ - ہوائے مردانہ - اور خاص مصدر اونچائی نیچائی وغیرہ یہ سب اسم ذات ہین ۱۲

س - موضوع حقیقی[1] و مجازی[2] و اصطلاحی[3] مین کیا فرق ہی -

ج - جس معنی کے لیے جو موضوع یعنی کلمہ بنا ہی اگر اُسی معنی مین استعمال کیا جاے تو موضوع حقیقی ہی نہین تو مجازی اور اصطلاحی جو چند آدمیون معتبر نے اصلاح معنی کے لیے ٹھہرا لیا ہو -

س - کلمہ کی کے قسم - کون کون -

ج - دو قسم مفرد[4] اور مرکب[5] - (یوگک)

س - مفرد و مرکب مین کیا فرق ہی -

ج - مفرد کا جز معنی دار نہین ہوتا ہی اور مرکب کا اسکے برخلاف -

س - مخفف کیا مفرد ہوتا ہی - (سنکشپت)

ج - نہین مرکب -

س - مفرد اور کلمہ مین کیا فرق ہی -

ج - کچھ نہین دونون کا موضوع لہ ایک ہی ہی -

س کلمہ کی کے قسم - کون کون -

---

[1] امثال حقیقی - شیر - گدھا - اُلّو - ہاتی - بکری - گاے - اگر انکو خاص انکے موضوع لہ کے واسطے بولین تو حقیقی ہی مثلاً گدھا وغیرہ سے ایک ایک جانور خاص خاص مراد لین حقیقی کہینگے -

[2] امثال مجازی - کسی آدمی کو باعتبار بے وقوفی یا دلاوری یا قدآوری خواہ موٹائی یا کم دلی یا سدھائی کے گدھا اُلّو - شیر - ہاتھی - بکری - گاے کہین تو یہ مجازی ہی کیونکہ آدمی فی الواقع گدھا وغیرہ نہین ہی [3] امثال اصطلاحی - لغت مین لفظ کے معنی پھینکنے کے ہین یا حرکت کے معنی ہلنے کے اور کلمہ کے معنی زخم کرنے کے لیکن اصطلاح مین لفظ وہ ہی جو آدمی کے منھ سے نکلے اور حرکت اصطلاح مین زیر زبر پیش کو کہتے ہین اور کلمہ اصطلاح مین ایسے لفظ معنی دار کو کہتے ہین کہ جسکا جز معنی دار نہو - لفظ اور کلمہ مین یہ فرق ہی کہ کلمہ بے معنی نہین ہوتا اور لفظ معنی و بے معنی دونون کو شامل ہی [4] جیسے زید بکر خالد روشن - سورج - چاند - گھوڑا - ہاتی - انکا جز زید وغیرہ کے مسمی پر نہین دلالت کرتا ہی بلکہ انکا جز و محض بیکار و لغو معنی صرف (زی) (خالد) (سور) (جا) (گھو) (ہا) کو زید خالد وغیرہ نہین کہہ سکتے [5] جیسے - دنیا - شمشیر - سکندر نامہ - تاجگنج وغیرہ ۱۲

الحمد للہ کما ہو باہلہ والنعت علی رسولہ وآلہ واصحابہ کما ہم بشانہم۔

س۔ زبان کس سے صحیح رہتی ہی۔

ج۔ صرف اور نحو سے۔ (بیاکرن)

س۔ لفظ کس سے بنتے ہین۔

ج۔ صرف سے۔

س۔ نحو سے کیا فائدہ ہی۔

ج۔ لفظ جوڑے جاتے ہین۔

س۔ آدمی کی آواز کو کیا کہتے ہین اور وہ کس طرح کی ہی۔ کون کون۔

ج۔ لفظ کہتے ہین اور وہ دو طرح کی۔ موضوع (سارتھک) و مہمل (نرتھک)۔

س۔ موضوع[1] و مہمل[2] مین کیا فرق ہی۔

ج۔ موضوع معنی دار ہوتا ہی اور مہمل اسکے برخلاف یعنی بے معنی۔

---

[1] امثال موضوع۔ زید۔ بکر۔ درخت۔ دیوار۔ روٹی۔ بال۔ کھیت۔ باغ۔ تخت۔ مچھلی۔ گھوڑا۔ ہاتھی وغیرہ یہ سب ایک معنی کے ساتھ اپنے اپنے موضوع لہ پر دلالت کرتے ہین جیسے زید و بکر وغیرہ اپنے اپنے مسمی پر دال ہین

[2] مہمل۔ ائین۔ بائین۔ تائین۔ سائین۔ سوسو۔ ہوہو۔ ہرچند کہ یہ سب ایک بے اصل بات پر دلالت کرتے ہین لیکن فی نفسہ معنی

Risala Sarf + Nahu urdu

INDIAN INSTITUTE

رسالۂ صرف و نحو اردو

تلخیص جدید با حواشی مفید

جو اصل رسالہ مصنفۂ جناب راجہ شیو پرساد صاحب ستارۂ ہند انسپکٹر بہادر مدارس قسمت اول بنارس تھا فی الحال زبدہ اور خلاصہ اُسکا با حواشی مطالب مفیدہ بہت عمدہ شیخ الٰہی بخش صاحب شاگرد رشید جناب کمالات انتساب سید قربان علی صاحب مدارس بانسی ضلع بستی نے فرمایا

اسمین

تسہیل و تفہیم طلبا کے لیے کوئی دقیقہ دقائق ضروریہ مطالب سے بایراد امثلہ فروگذاشت نہین ہوا

بنظر افادۂ عام و خاص طلباے علوم

بار دوم سنہ ۱۸۸۱ء

مقام لکھنؤ

مطبع نامی منشی نول کشور مین بحسن انطباع چھپا

Ṣarf o nahw

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.